الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ



فضائلِ درود شریف



محدثِ اعظم فاؤنڈیشن

جامعہ محدثِ اعظم رضا نگر چنیوٹ

041-2013434, 041-8019888

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

فضائلِ درود شریف

حسبُ الارشاد

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ

قاضی محمد فضلِ رسول حیدر رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

مُصنّف

محمد زبیر قادری

ایم اے انگلش

محدث اعظم فاؤنڈیشن

جامعہ محدث اعظم رضانگر چنیوٹ

PHONE: 041-2013434

نام کتاب ____________ فضائلِ دُرود شریف
مُصنّف ____________ محمّد زبیر قادری
کتابت وکمپوزنگ ____________ محمّد کلیم رضا
تعداد ____________ گیارہ سو
اشاعت چہارم ____________ اکتوبر ۲۰۱۱ء
بموقع عُرس امامِ اعظم و محدّثِ اعظم

اِنتساب

میں اس کاوش کو

عاشقِ شمس الضحٰے۔ رہنمائے سالکاں۔ عالمِ علمِ ھُدیٰ مایۂ لطف وعطا۔ ماہرِ راہِ ھُدا۔ جمالِ اصفیاء۔ نگارِ اولیاً مثالِ اتقیاء۔ پیکرِ صدق و صفا۔ وارثِ علومِ مُصطفٰےؐ نازشِ اہلِ بصیرت۔ آفتابِ علم وحکمت۔ افتخارِ دین و مِلّت۔ شمعِ بزمِ معرفت۔ رفیع المرتبت۔ نائبِ اعلٰحضرت منظہرِ صدر الشریعت۔ اِمامِ اہلِ سُنّت۔ شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا ابُو الفضل مُحمّد سردار احمد قادری چشتی رضی اللہ عنہٗ مُحدّثِ اعظم پاکستان سے منسوب کرتا ہُوں۔

احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہُوئے
سردار احمد اس کے ہیں ساقی بنے ہُوئے

ھدیہ گزار :- مُحمّد زبیر قادری

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كل

ذرة مائة الف الف مرة

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين

والحمد لله رب العالمين

بلغ العلى بكماله ... كشف الدجى بجماله

حسنت جميع خصاله ... صلوا عليه وآله

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجهک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

پیر طریقت و شریعت مخدوم اہلسنّت آقائے نعمت نائبِ محدثِ اعظمِ پاکستان قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم القدسیہ نے خواہش ظاہر کی کہ نبیرۂ اعلحضرت امامِ اہلسنّت شیخ الحدیث مفسرِ اعظم علّامہ مولانا الحاج محمد ابراہیم رضا خان بریلوی جیلانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "فضائلِ درود شریف" سے استفادہ کرتے ہوئے درود شریف کے بارے ایک کتاب مرتب کی جائے اور اس فقیر کے ذمہ اس سعادت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا کام سونپا۔ الحمدللہ درود پاک پر ایک نذرانہ ترتیب دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

عظیم عاشقِ رسول حضور سیدی وسندی نائب امام احمد رضا پیشوائے اہلسنّت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد محدّثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کا ہم سنیوں پر یہ خاص کرم ہے کہ سرزمینِ پاکستان کے گوشہ گوشہ سے آپکی تعلیمات کی بدولت نبی کریم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بدعقیدہ حضرات نے تو اذان کے بعد پڑھے جانے والے درود شریف کو لائلپوری درود کا نام دے دیا۔ لیکن جب ہم عراق وشام کی زیاراتِ مقدسہ سے فیضیاب ہوئے تو ہر مسجد سے اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی

صدائیں بلند ہوتی نظر آئیں اور یہ عقدہ کھلا کہ سیدی محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اذان کے بعد درود شریف رائج کرنا گویا اس آفاقی نظام کا حصہ ہے جس کی بدولت عشقِ رسول کی شمع ہر قریہ ہر گاؤں ہر کوچہ ہر ملک میں روشن ہے۔

اس کتاب کو ترتیب دینے کے لئے حضور مفسرِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا خان بریلوی جیلانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "فضائل درود شریف" اور درود پاک پر مشہور کتابوں مضامین اور رسائل سے استفادہ کیا گیا۔ پھر حضور پیر طریقت رہبر شریعت علامہ الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت فیوضہم کی رہنمائی بھی میسر رہی۔ اور آپ نے اس کا ایک ایک حرف بغور سنا اور جہاں جہاں مناسب سمجھا تصحیح فرمائی۔ اس طرح یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔

اللہ بزرگ و برتر سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان کو یونہی قائم دائم رکھے اور اس سے عشقِ رسول کے پیاسے سیراب ہوتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور پیر طریقت جگر گوشہ محدثِ اعظم پاکستان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہم اس در سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وبرحمتک یا ارحم الراحمین

محمد زبیر قادری

فیصل آباد یکم محرم سنہ ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضورِ اکرم نورِ مجسم شفیع معظم فخرِ دو عالم راحۃ العاشقین رحمۃ للعلمین سرورِ کائنات ﷺ کے اعزاز و اکرام عظمت شان کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا۔ کہ اللہ جل شانہ خود حضور پُر نور ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجیں اور مسلمانوں کو یہ سعادت عطا ہو کہ جو کام اللہ رب العزت خود کرتا ہے انہیں بھی اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

سرورِ کائنات ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا حکم نہ صرف زبان سے درودِ پاک پڑھنے پر مبنی ہے بلکہ اس کے جلو میں حضورِ اقدس کی پیروی۔ آپ ﷺ کے اوصاف جمیلہ کی تعریف۔ توصیف اور ذکر سب ہی شامل ہے اور سب ہی باعثِ ہزار رحمت ہے۔

درود شریف کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ اس سے بھی کیجیے کہ فرمایا رسولِ کریم ﷺ نے کہ قیامت کے دِن مجھ سے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجتا ہوں. آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ میں اپنے اعمال اور اوراد میں سے اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہو گا. میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کر دُوں. فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہو گا. میں نے کہا دو تہائی وقت مقرر کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے. اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہو گا. میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دُعا کا سارا وقت مقرر کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دُنیا کے سارے مقاصد پُورے کرے گا. اور تیرے گناہ دُور کئے جائیں گے. (ترمذی. مشکوٰۃ شریف)

دُرود شریف رحمت و کرم کی دُعا ہے جو اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی جاتی ہے. لیکن اِس کے صدقہ میں خُود اس کے پڑھنے والوں کو رحمتوں سے نوازا جاتا ہے. یہ اللہ کا خاص کرم ہے اور اس محبت پر شاہد جو اللہ کریم کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ مؤثر اور کارآمد ہے. اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنا غلاموں کو آزاد کرنے سے کہیں

زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو گے تب تک تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہے گی۔ ذرا بھی اوپر نہیں چڑھے گی۔

مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے سے) رُکی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ دُعا کرنے والا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درُود بھیجتا ہے۔

اِسی لئے تو بزرگوں نے دُعا کرنے کا یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ کہ شروع اور آخر میں درود شریف پڑھ کر دُعا کرنی چاہیئے۔

محقّقِ اعظم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مدارج النبوۃ" میں فرماتے ہیں۔ درُود استمداد و توسّل ہے تو جو استمداد و توسّل جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرے اِس کو درُود شریف پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

معلوم ہُوا کہ درُود شریف پڑھنے کے لئے رُوح اور جسم کی پاکی اور حضوریٔ قلب کے ساتھ ساتھ دِل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت ہو آپ سے محبّت کے بغیر ایمان ہرگز ہرگز مکمل نہیں ہو سکتا اور جو دل سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت سے خالی ہے۔ اُسے درُود پاک پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

بحرالعرفان حضرت سیّدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ "افضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات" میں فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُودِ پاک پڑھنا ہر ایک شخص کا قطعی طور پر قبول ہوتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا

کہ اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود ِپاک تمام اعمال سے افضل ہے اور یہ ان ملائکہ کا ذِکر ہے جو اطرافِ جنت میں رہتے ہیں اور جب وہ حضور پُر نور ﷺ کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں تو اس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔

محقق اعظم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جذبُ القلوب" میں فرماتے ہیں۔

مومن صادق اور محبِ مشتاق پر لازم ہے کہ دُرود شریف کی کثرت کرے اور دوسرے اعمال پر اِسے مقدم جاننے میں کمی نہ کرے۔ جس قدر عدد مخصوص کر سکے کرے اور پھر اس مقررہ عدد کو روزانہ کا وِرد بنائے کیونکہ

"فَوِرْدُ خَیْرِ الْعَمَلِ اَوْ وِرْدُ قَلِیْلٍ دَائِمٍ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرٍ مُنْقَطِعٍ"

اچھے عمل کا وِرد اگرچہ تھوڑا ہو۔ ہمیشگی کے ساتھ کرے تو بہتر ہے اس عمل سے جو زیادہ تو ہو مگر اِس پر مداومت نہ ہو۔

مزید فرماتے ہیں۔

اُس مومن پر نہایت تعجب ہے کہ وہ دن اور رات کی ساعات میں سے ایک گھڑی بھی ایسی عبادت (دُرود شریف) پر صرف نہ کرے جو منبعِ انوار و برکات اور تمام بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھولنے والی ہے۔ اہلِ سلوک کے لئے دُرود شریف

کا وِرد فتوحاتِ عظیمہ کا سبب ہے۔ اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ مُرشدِ کامل نہ ملنے کی صُورت میں دُرود شریف کا التزام کرے کہ یہ طالب کے لئے موجب وصل ہے (یعنی درود شریف اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے)۔

شیخِ محقق مزید فرماتے ہیں کہ

مشائخِ کرام فرماتے ہیں کہ کثرتِ دُرود شریف سے ہمیں سرکارِ مدینہ ﷺ کی صحبت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے اسے شاہِ مدینہ ﷺ کی زیارت خواب بلکہ بیداری میں حاصل ہوگی۔

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّد النّبی وآلہ وصحبہ وبارک وسلّم

احادیثِ مُبارکہ میں درُود شریف کی فضیلت

رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

○ قیامت کے دِن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ (ترمذی۔کنزالعمال)

○ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درُود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ مجھ پر درُود کی کثرت کیا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔ (جامع صغیر)

○ تُم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درُود پاک پڑھ کر آراستہ کرو۔ کیونکہ تمہارا درُود پاک پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نُور ہوگا۔

(جامع صغیر)

○ مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا۔ اور جسکو پل صراط پر نور عطا ہو گا وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہو گا (دلائل الخیرات)

○ قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ آئیں گے جنکو میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (کشف الغمۃ)

○ جس نے دن بھر میں مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا۔ وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے گا۔ (کشف الغمۃ)

○ جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ کم پڑھے یا زیادہ۔ (القول البدیع)

○ بے شک روزِ قیامت دہشتوں اور دشوار گذار گھاٹیوں سے جلدی نجات پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے دنیا میں کثرت سے درودِ پاک پڑھا ہو گا۔ (شفاء شریف)

○ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک بھیجتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو بار دُرود پاک بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دِن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (الترغیب والترھیب)

○ جس نے مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے میں قیامت کے دن اِس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

(القول البدیع)

○ جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے اِس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس دُرود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مِٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(القول البدیع۔ الترغیب والترھیب)

○ بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے تم مجھ پر دُرود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع)

○ جو مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (القول البدیع)

○ جو میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین بار دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کے بدلے اس کے اس دن اور اس رات کے گُناہ بخش دے۔ (الترغیب والترھیب)

○ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو۔ اُسے چاہیئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھے۔ (کشف الغمۃ)

○ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔ (سعادۃ الدارین)

○ جو شخص یُوں دُرود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

○ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین - الترغیب والترھیب)

○ تمہارا مُجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دِن پُل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نُور ہو گا۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اَجر کا پیمانہ بھَر بھَر کر دیا جائے اسے چاہیئے کہ وہ مُجھ پر درُود پاک کی کثرت کرے۔ (سعادۃ الدارین)

○ تمہارا مُجھ پر درُود پاک پڑھنا تمہاری دُعاوں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے پروردگار کی رضا کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ (سعادۃ الدارین)

○ جِس نے کتاب میں مُجھ پر درُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام مُبارک اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے (سعادۃ الدارین)

○ جس شخص نے میری طرف سے کوئی عِلم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ درُود پاک لِکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی۔

اِس کو ثواب مِلتا رہے گا۔ (سعادۃ الدارین)

○ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ محدّثین کرام اور علمائے دین کو اٹھائے گا اور ان کی روشنائی مہکتی خوشبو ہوگی وہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب ﷺ پر دُرود پاک بھیجتے رہے تھے۔ فرشتو! ان کو جنّت میں لے جاؤ۔ (سعادۃ الدارین)

○ جِس نے قرآن پڑھا اور اپنے پروردگار کی حمد کی اور پھر مُجھ پر درود پاک پڑھا۔ اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے تلاش کرلیا۔
(القول البدیع)

○ جو مُجھ پر دن میں پچاس مرتبہ دُرود پاک پڑھے تو قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع)

○ ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دِلوں کے زنگ کی طہارت مُجھ پر دُرود پاک پڑھنا ہے۔
(القول البدیع)

○ جو مُجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے

ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (القول البدیع)

○ جس بندے نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درُود پاک پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ (نزھة المجالس)

○ جُمعہ کی چمکتی دمکتی رات یعنی شب جُمعہ اور جُمعہ کے روشن دن میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درُود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (جامع صغیر)

○ روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مُجھ پر درُود شریف کی کثرت کرو۔ کیونکہ جو ایسا کرے گا میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ (جامع صغیر)

○ جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور شبِ جمعہ سرکارِ ابد قرار شافع روزِ شمار ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درُود شریف پڑھتا ہے۔

(سعادۃ الدارین)

○ مجھ پر روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ درُود پاک کی کثرت کیا کرو۔ کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درُود پاک پہنچاتے رہتے ہیں۔ مگر جمعہ کے دن اور شبِ جمعہ جو مجھ پر درُود پاک پڑھتے ہیں اس کو میں خود سنتا ہوں۔
(نزھۃ المجالس)

○ جو شخص روزِ جمعہ مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے۔ جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے ساتھ ایک ایسا نُور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ (دلائل الخیرات)

○ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے جب کوئی درُود شریف پڑھتا ہے تو اس کے درُود شریف پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے ہی اِس کا درُود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر)

○ جو شخص مجھ پر درُود پاک پڑھنا بھُول گیا وہ جنّت کا راستہ بھُول گیا۔ (القول البدیع)

○ تمہارے دِنوں میں سے افضل دن جُمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہُوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہُوا۔ اِسی دن

قیامت قائم ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی طاری ہوگی۔ لہذا تم اس دِن میں مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرو۔ کیونکہ تمہارا درُود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیسے حضُور کے دربار میں درُود پاک پیش ہوگا۔ حالانکہ انسان قبر میں جاکر بوسیدہ ہوجاتا ہے۔ تو سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ لہذا تمہارا درُود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اُسی طرح پیش کیا جائے گا۔ (سعادۃ الدارین)

○ رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ پر میرے زیادہ قریب وہ ہوگا۔ جس نے تم میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمُعہ کے دن اور جمُعہ کی رات مُجھ پر درُود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پُوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درُود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضُور ﷺ یہ درُود پاک کا ہدیۂ آپ کے فلاں اُمتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے اس نے بھیجا ہے تو میں اس درُود پاک کو نوُر کے سفید صحیفے میں محفُوظ کرلیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین)

○ بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو۔ اور وہ مجھ پر درُود شریف نہ پڑھے۔ (مشکوٰۃ)

○ تین شخص میری زیارت سے محروم رہیں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲) میری سُنّت کا تارک اور (۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

○ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ پر درود شریف نہیں پڑھتے وہ لوگ اگر جنّت میں داخل ہو بھی گئے تو ان پر حسرت طاری ہو گی جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔ (القول البدیع)

○ رسُولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درُود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درُود پاک کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ تو فرمایا محبّت والوں کا درُود پاک میں خود سُنتا ہُوں اور دوسرے لوگوں کا درُود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

○ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درُود پاک نہ پڑھے

وہ دوزخ میں جائے گا۔ (القول البدیع)

○ ہر بامقصد کام جو بغیر ذکر و دُرود شریف شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خیر سے مُنقطع ہے۔ (مطالع المسّرات)

○ جس نے مجھ پر دُرود پاک پڑھا بے شک اُس نے اپنی ذات پر ستّر دروازے رحمت کے کھول لئے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں اُس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اس شخص کے ساتھ وہی بغض رکھے گا جس کے دِل میں نفاق ہوگا۔ (کشف الغمّۃ)

○ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ ایک بار مجھ پر درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (جامع صغیر)

○ میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ. وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

○ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے وہ بد بخت ہے۔ (القول البدیع)

○ جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دِل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

(کشف الغمۃ)

○ جس نے مُجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

(کشف الغمۃ)

اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَغِثْنِیْ وَاَدْرِکْنِیْ
وَامْدُدْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف کے بارے اقوالِ مبارکہ

اللہ بزرگ و برتر کا بیان

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ○

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانیوالے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے اِنَّ سے شروع فرمایا۔ جس کے معنی بے شک کے ہیں۔ تو یہ رفع شک کے لئے ہے۔ یُصَلُّوْنَ صیغہ مضارع کا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے دوام اور استمرار پر۔ جس کے معنی ہوئے حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ مسلسل نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے۔ کوئی لمحہ منٹ سیکنڈ ایسا نہیں جب اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجتے ہوں۔ صَلّٰی کے لغوی معنی آگ سے تاپنا ہے۔ جیساکہ حدیث مبارکہ میں ہے یُصَلِّیْ ظَھْرَہٗ۔ ابوسفیان رحمۃ اللہ علیہ اپنی پیٹھ کو آگ سے تاپ رہے تھے اور قرآنِ حکیم میں ہے

لَا یَصْلٰھَا اِلَّا الْاَشْقٰی نہ داخل ہوگا آگ میں مگر زیادہ شقی

توصلوٰۃ (درُود) کو لغوی معنیٰ سے مناسبت یہ ہے۔ نبیٔ کریم ﷺ کی آتش عشق و محبّت روشن کرتے ہیں۔ تو اللہ اور اس کے فرشتے اور اہل ایمان محبّت کرتے ہیں۔ نبیٔ کریم ﷺ سے اور عشق و محبّت کے چراغ روشن کرتے ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے یہ وہ ہیں کہ آتشِ دوزخ۔ قہر و غضب الٰہی کی آگ میں جلیں گے۔

○ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبیٔ کریم ﷺ پر درُود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ محبّت کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے اور جان قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

○ حضرت عُمر فارُوق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک تم نبی کریم ﷺ پر درُود شریف نہ بھیجو گے تب تک تمہاری دُعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہے گی۔ ذرا بھی اُوپر نہیں چڑھے گی۔

○ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بھائی رات میں نے عالمِ رؤیا میں رسُول اکرم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے

اِس سے سیر ہو کر پانی پیا۔ جس کی ٹھنڈک میں اب تک محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کثرتِ دُرود پاک کی وجہ سے۔

○ حضرت علی المرتضٰے شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک ہے۔ کہ ہر دُعا رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ دُعا کرنے والا رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجتا ہے۔

○ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قولِ مبارک ہے مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پاک ہے۔ لہٰذا مجالس کو دُرود پاک سے مزیّن کرو۔ (سعادۃ الدارین)

○ سیّدنا ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا جنّت کا راستہ ہے۔ (سعادۃ الدارین)

○ سیّدنا عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب جُمعہ کا دِن آئے تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع)

○ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دُرود پاک پڑھنا دُرود پاک پڑھنے والے کو اِس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

○ عُمر ثانی سیدنا عُمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمان جاری کیا کہ جُمعہ کے دن عِلم کی اشاعت کرو اور نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین۔ القول البدیع)

○ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلسنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسُول ﷺ پر' دُرود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

○ سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب جُمعرات کا دِن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ فرشتے آسمان سے زمین پر اُتارتا ہے۔ ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جُمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک پڑھنے والوں کا دُرود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین۔ القول البدیع)

○ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں

کہ اِنسان ہر حال میں درُود پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادۃ الدارین)

○ حضور غوثِ صمدانی شہبازِ لامکانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود پاک کو لازمی کرلو۔ (فتحِ ربّانی)

○ سیّدی عبدالعزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سُن لو جنّت صرف درُود پاک ہی سے وسیع کیوں ہوتی ہے؟ یہ اس لئے کہ جنّت نورِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا شُدہ ہے۔ (الابریز)

○ حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پُوری توجہ کے ساتھ حضُور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے اِن شاء اللہ حاجت ضرور پُوری ہوگی۔
(حجۃ اللّٰہ علی العالمین)

○ حضرت ابُولیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر درُود شریف کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اِس کے کہ اس میں شفاعت کی خوشخبری ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اِس سے غافل نہ ہوا کرے اس میں بخشش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے

پر سلامتی ہے ۔ (تنبیہ الغافلین)

○ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری شریف فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ ۔ افضل ۔ اکمل اشہیٰ ۔ ازہر و انور ذکرِ پاک آپ کی ذاتِ پاک پر درُود شریف پڑھنا ہے ۔ (سعادۃ الدارین)

○ حضرت عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درُود پاک انسان کو بغیر مُرشد کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے ۔ کیونکہ باقی اذکار میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لئے مُرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درُود پاک میں مرشد خوُد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا (سعادۃ الدارین)

○ حضرت علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درُود پاک ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ ہے (سعادۃ الدارین)

○ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب ترین راستہ رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھنا ہے ۔ لہٰذا جو شخص درُود پاک والی

خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یہ ناممکن ہے اور ایسا شخص جاہل ہے اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں۔ (افضل الصلوٰۃ)

○ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہلِ محبت کو چاہیئے کہ وہ دُرود شریف پڑھنے پر استقلال کے ساتھ ہمیشگی کرے۔ یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ (نورِ بصیرت)

○ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنے کا حکم اِس لئے دیا گیا تاکہ روحِ انسانی جو کہ جبلّی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی اِستعداد حاصل کرے۔ (معارج النبوۃ)

○ عاشقِ رسُول امامِ اہلسنّت آقائے نعمت حضرت محدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کے ہر خُطبہ کے آخر میں مُریدین متوسلین اور عامۃ الناس کو یُوں تلقین فرماتے "حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی رحمت ہے انکا شکریہ یُوں ادا کرو دُرود پاک خُوب پڑھا کرو۔ ہر مرض کا علاج دُرود پاک۔ ہر حاجت کے پُورا کرنیکا وظیفہ دُرود پاک۔ ہر دُکھ کے دور کرنیکا مداوا دُرود پاک۔ ہر درد کے کافور کرنیکا علاج دُرود پاک۔ اُٹھتے بیٹھتے گھروں میں بازاروں میں مسجدوں میں دُرود پاک پڑھا کرو۔"

سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں

درُود شریف بھیجنے کے فوائد

سیّدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب شعرانی لواقع الانوار القدسیہ میں رقمطراز ہیں۔

یہ چیز میرے لئے باعثِ مسرّت ہے کہ میں تمہارے لئے درُود شریف ۔صلوٰۃ وسلام کے بعض فوائد کا ذکر کروں تاکہ تمہیں اس کا شوق ہو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی خاص محبّت عطا فرمائے اور تمہارا اکثر وقت اس کام کی تکمیل میں بسر ہو اور تم اپنے جملہ اعمال کے ثواب کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ پیش کرنے لگو۔

جیسا کہ اُبی ابنِ کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث بتاتی ہے کہ اُنہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا۔

اِنِّیْ اَجْعَلُ لَكَ ثَوَابَ جَمِیْعِ اَعْمَالِیْ

میں اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

اس پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

اِذًا یَکْفِیْكَ اللّٰهُ تَعَالٰی هَمَّ دُنْیَاكَ وَاٰخِرَتِكَ

اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے تمہارے تمام مُعاملات میں مددگار ہوگا

اِس میں اہم ترین بات یہ ہے کہ جو شخص سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں دُرود شریف اور صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ رسل عظام۔ ملائکہ سلام بھیجتے ہیں۔

فوائد دُرود شریف

۱۔ خطاؤں کا معاف ہونا۔ تزکیہ اعمال اور رفع درجات نصیب ہوتے ہیں۔

۲۔ گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ خُود صلوٰۃ و سلام اپنے کہنے والے کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۳۔ دُرود شریف کے بدلے اُحد پہاڑ کے برابر ایک قیراط اجر لکھا جاتا ہے

۴۔ جو شخص سرکار ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے اور اِس کا ثواب بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دے اِس کے دنیوی و اخروی مُعاملات اللہ تعالیٰ حل کر دیتا ہے۔

۵۔ خطاؤں کو مٹایا جاتا ہے اور اس کا ثواب غلام کی آزادی سے بڑھ کر ہے۔

۶۔ تمام ہولناکیوں سے نجات۔ قیامت کے دِن حضور نبی اکرم ﷺ کی شہادت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت نصیب ہوتی ہے اور اس کے عذاب سے امن مِلتا ہے۔ عرش کے سایۂ تلے داخِلہ نصیب ہوتا ہے۔

۸۔ اس سے آخرت میں میزان وزنی ہو گا اور حوضِ کوثر کا جام نصیب ہو گا اور پیاس سے امن ہو گا۔

۹۔ اِس کے بدلے جہنم سے آزادی ملے گی اور پُل صراط سے انسان اِس طرح گزرے گا جیسے تیز ترین بجلی۔ اور مرنے سے پہلے انسان کو جنّت میں اس کا مکان دکھایا جاتا ہے۔

۱۰۔ دُرود شریف کے صدقے جنّت میں ازواج کی کثرت ہو گی۔ اور مقامِ کریم نصیب ہو گا۔

۱۱۔ یہ زکوٰۃ وطہارت ہے جس کی برکت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ ہر دُرود شریف کے صدقے میں پڑھنے والے کی ایک سو بلکہ ایک سو سے بھی زائد حاجات پُوری کی جاتی ہیں۔

۱۳۔ یہ ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبُوب عمل ہے

۱۴۔ صلوٰۃ وسلام (دُرود شریف) اِس چیز کی علامت ہے۔ کہ پڑھنے والا اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔

۱۵۔ جب تک کوئی شخص سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دُرود بھیجتا رہتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۶۔ دُرود پاک سے مجالس کو مزیّن کرنا فقر اور تنگدستی کو دُور کرتا ہے

۱۷۔ اِسی کے ذریعے نیکی طلب کی جائے گی۔

۱۸۔ دُرود شریف بھیجنے والا شخص قیامت کے دِن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے نزدیک ہو گا۔

۱۹۔ اِس کے ثواب سے پڑھنے والے۔ اس کی اولاد اور ہر اس شخص کو نفع ہوگا۔ جِس کو ایصالِ ثواب کیا ہوگا۔

۲۰۔ دُرود پاک اللہ تعالیٰ اور رسُولِ پاک ﷺ کے تقرب کا ذریعہ بنتا ہے۔

۲۱۔ دُرود پاک اپنے پڑھنے والے کے لئے قبر، یوم حشر اور پُل صراط پر نُور بن کر سامنے آئے گا۔

۲۲۔ دُرود پاک دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرتا ہے۔ دِل کو نفاق و گندگی سے پاک کرتا ہے۔

۲۳۔ دُرود پاک پڑھنے والا مومنین کی محبّت کا مرکز بن جاتا ہے اِسے صرف منافق ہی ناپسند کرتے ہیں۔

۲۴۔ دُرود پاک کے صدقے خواب میں سرکار ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور اکثر اوقات حالتِ بیداری میں بھی۔

۲۵۔ دُرود پاک اعمال میں متبرک ترین و افضل ترین عمل ہے اور دُنیا و آخرت میں زیادہ منافع بخش ہے اس کے علاوہ بھی ایسے اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے جس کا احاطہ مشکل ہے۔

علامہ فاسی شرح دلائل میں مصنف کے قول کہ

" جو کوئی انسان ربّ العزّت کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کے لئے یہ ایک اہم چیز ہے" کے بعد لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے حوالے سے دُرود شریف کی اہمیت چند وجوہ کی بنا پر ہے

۱:- اس میں اللہ رب العزت کے حبیب ﷺ کا توسل ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے۔
وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نہیں۔

۲:- اللہ تعالیٰ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیکر اس کا شوق دِلایا ہے۔ یہ کام اللہ بزرگ وبرتر نے محض نبی اکرم ﷺ کے شرف تکریم اور تعظیم کے لئے کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے اچھے انجام کا وعدہ کیا ہے جو یہ عمل کرتا ہے اور بہترین ثواب کی صُورت میں اس کی کامیابی کی ضمانت دی ہے۔
پس اعمال کا قبول ہونا۔ اقوال کا راجع ہونا۔ احوال کا پاک صاف ہونا۔ قربات کا حاصِل ہونا اور برکات کا عام ہونا دُرُود پاک کی برکت سے ہے۔ اسی کے ذریعے اللہ غفور رحمٰن کی رضا حاصِل ہوتی ہے۔ اِسی کے ذریعے سعادت وخوشنودی حاصِل ہوتی ہے۔ اِسی کے ذریعے برکات کا ظہور ہوتا ہے اور دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اِسی کے ذریعے درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے۔ اور اسی کے ذریعے زنگ آلود دِلوں کو درست وصاف کیا جاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعے بڑے بڑے گُناہوں سے معافی ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

يَا مُوسىٰ أَتُرِيدُ أَنْ أَكُونَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ كَلَامِكَ إِلىٰ لِسَانِكَ وَمِنْ وَسْوَاسِ قَلْبِكَ إِلىٰ قَلْبِكَ وَمِنْ رُوحِكَ إِلىٰ بَدَنِكَ وَمِنْ نُورِ بَصَرِكَ إِلىٰ عَيْنِكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ فَأَكْثِرِ الصَّلوٰةَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ:۔ اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے کلام سے قریب ہو کر تیری زبان ہو جاؤں اور جو کچھ میں تیرے دِل پر القا کرتا ہوں اس سے تیرے دِل کی طرف اور تیری رُوح سے تیرے بدن کی طرف اور تیرے نورِ بصر سے تیری آنکھ کی طرف۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ ہاں میرے ربّ۔ اللہ ربّ العزّت نے فرمایا پس تم حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر دُرود کی کثرت کرو۔

۲:۔ مزید برآں یہ کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ کے ہاں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ کیونکہ خود ربّ العزّت اور ملائکہ آپ ﷺ پر دُرود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مُومنین کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات پر صلوٰۃ وسلام

بھیجیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کی محبت و تعظیم محبوب کی محبت کا تقاضا کرتی ہے۔ اور اسی طرح اللہ اور اس کے ملائکہ کی اقتدا بھی ہے۔

۴:- درود پاک کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اِس کے پڑھنے والے کے لئے عظیم اجر کا وعدہ ہے۔ اسی طرح سرکار ﷺ کے ذکر کے بلند کرنے اور اِس پر عمل کرنے والے کے لئے کامیابی اور دُنیا و آخرت کی ضروریات کے پُورے کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۵:- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وسیلہ و واسطہ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے خواہ وہ نعمت سابقہ ہے یا لاحقہ، خواہ وُہ دُنیوی ہے یا اُخروی اور یہ صلوٰۃ وسلام آپ کے شکریہ کا اعلیٰ ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ خُود اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا — اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو یہ کام تم ہرگز نہیں کر سکتے

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر حق ہے اور ہم پر اس نعمتِ کبریٰ کا شکریہ ادا کرنا بھی واجب ہے۔ پس ہمیں ہر سانس اندر باہر لینے کے وقت سرکارِ دو عالم ﷺ پر سلام بھیجنے میں کوتاہی اور سُستی نہیں کرنی چاہیئے۔

۶:- دُرود پاک کا ایک مجرّب فائدہ یہ ہے کہ اِس کے ذریعے دُنیا

کے اندھیروں میں روشنی اور بلند ہمتی نصیب ہوتی ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ درود پاک شیخ طریقت کے قائم مقام ہے۔

۷:۔ درود پاک جامع اعتدال اور کمالِ عبد کی نشانی ہے۔ پس درود پاک میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا ذکر کیا جاتا ہے جبکہ اِس کے برعکس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر میں درود پاک نہیں ہوتا۔

ابن فرحون قرطبی اپنی کتاب میں سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود پاک بھیجنے کی ان کرامات کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ مالک وجبار کا درود ہے۔
۲۔ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے
۳۔ درود پاک پڑھنے میں بزرگ ملائکہ کی اقتداء ہے۔
۴۔ اس کے ذریعے کفار ومنافقین کی مخالفت ہوتی ہے۔
۵۔ درود پاک خطاؤں اور گناہوں کو مٹاتا ہے۔
۶۔ مختلف حاجتوں کے پورا کرنے میں مددگار ہے۔
۷۔ ظاہری وباطنی نور کا سبب ہے۔
۸۔ اِس کے ذریعے جہنم سے نجات مِلتی ہے۔
۹۔ جنّت میں داخلہ ملتا ہے۔
۱۰۔ اللہ غفار ورحیم کی طرف سے سلامتی ملتی ہے۔

کتاب ” حدائق الانوار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار “

بیں پانچواں باب ان ثمرات کے بارے میں ہے جن کو ایک بندہ صلوٰۃ وسلام کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے امر کی پیروی ہوتی ہے۔

۲۔ دُرود پاک پڑھنے سے خُود ربّ العزّت کی موافقت نصیب ہوتی ہے۔

۳۔ دُرود پاک کے پڑھنے سے ملائکہ کی موافقت نصیب ہوتی ہے۔

۴۔ جب بندہ نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے

۵۔ بندے کے دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

۶۔ پڑھنے والے کے اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۷۔ دس گناہ معاف کیئے جاتے ہیں۔

۸۔ دُرود پاک پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

۹۔ دُرود پاک سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت کو حاصل کرنے کا سبب ہے۔

۱۰۔ دُرود پاک گناہوں سے مُعافی اور عیبوں پر پردہ کا سبب ہے۔

۱۱۔ دُرود پاک پڑھنے والے کے حصُولِ مقاصد کا ذریعہ ہے۔

۱۱۔ دُرود پاک بندے کا نبی علیہ السلام کے قریب ہونیکا سبب ہے۔

۱۳۔ دُرود پاک صدقے کا قائم مقام ہے۔

۱۴۔ حاجتوں کے پُورا کرنے کا سبب دُرودِ پاک ہے۔

۱۵۔ درُود پاک اس اَمر کا سبب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درُود پاک پڑھنے والے پر درُود بھیجیں۔

۱۶۔ درُود پاک پڑھنے والے کیلئے ظاہری و باطنی صفائی کا سبب ہے۔

۱۷۔ درُود پاک اس چیز کا بھی سبب بنتا ہے کہ بندے کو مرنے سے قبل ہی جنت کی بشارت دی جائے۔

۱۸۔ قیامت کی سختیوں سے نجات کا سبب بھی درُود پاک ہے۔

۱۹۔ یہ اس چیز کا سبب ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس درُود کے جواب کی صُورت میں پڑھنے والے پر سلام فرماتے ہیں۔

۲۰۔ یہ یاد داشت میں اضافہ کا سبب بھی بنتا ہے۔

۲۱۔ یہ زینتِ مجلس ہے اور ایسی مجلس والے روزِ قیامت افسوس نہیں کریں گے۔

۲۲۔ یہ فقر کو دُور کرتا ہے۔

۲۳۔ یہ بُخل کو دُور کرتا ہے۔

۲۴۔ حضُور ﷺ کی اس وعید سے بچ جاتا ہے جو درُود پاک نہ پڑھنے والے کے بارے میں فرمائی ہے۔

۲۵۔ درُود پاک جنت کے راستے کی راہنمائی کرتا ہے جب کہ نہ پڑھنے والا راستہ بھُول جائے گا۔

۲۶۔ ایسی مجلس جہاں پر اللہ اور اس کے رسُول ﷺ کا ذِکر نہ کیا جائے تو جو فِتنے فساد برپا ہوتے ہیں۔ یہ ان کو دفع کرتا ہے۔

۲۷۔ یہ سبب ہے اِس کلام کو پُورا کرنے کا جس کا آغاز حمد و صلوٰۃ سے ہُوا ہو۔

۲۸۔ یہ پُل صراط پر بندے کی کامیابی کا سبب ہے ؛

۲۹۔ یہ حضور ﷺ کے ساتھ جفا سے محفوظ کرتا ہے ۔

۳۰۔ یہ اس چیز کا سبب ہے کہ باری تعالیٰ اس بندے کی آسمان و زمین میں خوب تعریف کرتا ہے ۔

۳۱۔ یہ اللہ ربّ العزّت کی رحمت کا سبب ہے ۔

۳۲۔ یہ برکت کا سبب ہے ۔

۳۳۔ یہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی محبت کی زیادتی کا سبب بنتا ہے جو کہ ایمان کے ستونوں میں سے ہے اور یہ کام اس کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔

۳۴۔ دُرود پاک اس امر کا بھی باعث ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اس غلام سے محبت کریں ۔

۳۵۔ یہ ہدایت اور بندے کے دِل کے زندہ ہونے کا بھی سبب ہے۔

۳۶۔ دُرود پاک پڑھنے والے کا سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور مذکور ہونے کا باعث بھی ہے ۔

۳۷۔ پُل صراط پر ثابت قدمی کا باعث ہے ۔

۳۸۔ سرکار ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام بھیجنا آپ کا جو ہم پر حق ہے اس کی ادائیگی کی کم سے کم صُورت ہے اور اس نعمت کا شکر ہے جو اللہ نے ہم پر کی ہے ۔

۳۹۔ صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ کے ذکر، شکر اور اس کے احسان کی معرفت کو بھی شامل ہے۔

۴۰۔ سرکار ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام بھیجنا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ایک سوال و دُعا ہے۔ کیونکہ بندہ کبھی اپنے آپ کیلئے دُعا کرتا ہے اور کبھی نبیٔ اکرم نورِ مجسم ﷺ کے لئے۔ اس میں بندے پر جو فیضان ہوتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

۴۱۔ سب فوائد سے افضل و اعظم فائدہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے ذریعے سرکار ﷺ کا تصوّر مبارک دِل میں اُتر جاتا ہے۔

۴۲۔ صلوٰۃ وسلام کی کثرت بندے کو شیخ طریقت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

○

معیارِ سیرۃِ رسول ﷺ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

○

نبئ کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر
دُرود شریف بھیجنے کے مواقع

اُن مواقع کا مع اُن کی تقسیم ترتیب ذکر جہاں درُود شریف پڑھنا مستحب ہے

۱۔ مُقامات

مسجد سے گُزرتے وقت۔ مساجد کو دیکھتے وقت۔ مساجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت۔ کعبۃ اللہ کو دیکھنے۔ صفا مروہ پر چڑھنے کے بعد۔ حجرِ اسود کو چُومنے کے بعد۔ مقام ملتزم پر۔ مسجد خیف میں۔ مدینہ منورہ کو دیکھنے کے وقت۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کے وقت اور روضہ رسول ﷺ سے الوداع ہوتے وقت۔ آپ ﷺ کے آثار۔ راستوں اور ٹھہرنے کی جگہوں کو دیکھتے وقت۔ اسی طرح سواری پر سوار ہوتے وقت۔ بازار کی طرف جاتے وقت۔ گھر میں داخل ہوتے وقت۔

۲۔ عبادات

وضو اور تیمم کے بعد۔ غسلِ جنابت وحیض کے بعد۔ نماز میں اور اس کے بعد تشہد اور قنوت کے وقت۔ نماز تہجد

کے وقت ۔ مؤذن کو جواب دینے کے بعد ۔ خطبۂ جمعہ وعیدین
نمازِ استسقاء ۔ نمازِ کسوف وخوف کے خُطبے کے بعد تکبیراتِ
عیدین کے بعد ۔ تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد ۔ دُعا کے اوّل و
آخر اور وسط میں ۔ قرآنِ حکیم کو ختم کرنے اور اس کو حفظ کرنے
کے بعد ۔ ہر محفلِ ذکر میں اور گناہ سے توبہ کرتے وقت

۳۔ عادات

مجلس سے کھڑے ہوتے وقت ۔ بھائیوں سے ملتے وقت
مجالس سے جُدا ہوتے وقت ۔ نسیان کے وقت ۔ کسی شے کو اچھا
جاننے کے وقت ۔ بیع اور وصیت لکھتے وقت ۔ خطبہ نکاح
کے وقت ۔ سوتے وقت ۔ کان کے سُن ہونے پر ۔ سرکارِ دوعالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مُبارک سُنتے وقت ۔ تدریسِ علم کے وقت ۔ حدیث
پڑھتے وقت ۔ فتویٰ دیتے وقت ۔ کوئی چیز دیتے وقت ۔ ابتدائے کلام کے وقت

۴۔ احوالِ مصیبت

طاعون ۔ ڈوبتے وقت ۔ فقر، مشکلات و مصائب میں
جنازے کے وقت ۔ میّت کو قبر میں داخل کرتے وقت ۔

۵۔ اوقات

شب و روزِ جُمعہ ۔ ہفتہ اتوار ۔ پیر منگل ۔ بدھ شعبان کا مہینہ
عرفہ کی رات ۔ ہر صبح و شام اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
مبارک ہو۔

جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

سات مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

۱۔ جماع کے وقت ۲۔ قضائے حاجت کیوقت

۳۔ گرتے وقت ۴۔ ذبح کے وقت

۵۔ چھینک لیتے وقت ۶۔ تعجب کے وقت

۷۔ سودے کو شہرت دیتے وقت

ان کے علاوہ علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ قرآن مجید کی قرأت کرتے وقت یا سنتے وقت اگر آپ کا نام ذکر کرے یا سنے یا خطبہ کے دوران بھی درود شریف پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس وقت خاموش رہنا اور سننا واجب ہے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے قرآن پڑھتے وقت آپ کا نام سنا تو اس پر درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اس نے قرأت سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھا تو مستحسن ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھتے وقت آپ کے اسم مبارک سے گزرا یعنی دوران تلاوت آپ کا نام آیا تو اس وقت آپ پر درود شریف پڑھنے کی بجائے قرآن شریف کو اس کی نظم اور ترتیب کیمطابق پڑھتا رہے۔ اگر اس نے قرأت سے فراغت کے بعد آپ پر درود شریف پڑھا تو افضل ہے ورنہ اس سے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ (ردالمحتار)

درُودشریف کی برکات پر حکایات

○ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکالنے کے لئے اپنا عصاء پتھر پر مارا تو پانی نہ نکلا۔ اسی وقت وحی آئی۔ "اے موسیٰ! محمّد مصطفےٰ ﷺ پر درُود پڑھو" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درُود شریف پڑھ کر دوبارہ عصاء مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔

○ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا ایک پڑوسی مر گیا تھا۔ چند روز بعد میں نے اِسے خواب میں دیکھا اور پُوچھا کہو کیسی گزری؟ اس نے جواب دیا کہ جس وقت قبر میں مُنکر نکیر سوال وجواب کے لئے آئے تو خوف اور دہشت کی وجہ سے میری زبان بند ہو گئی اور میں کچھ نہ کہہ سکا میں اپنے دِل میں کہنے لگا شاید میری موت اسلام پر نہیں ہوئی۔ اتنے میں ایک شخص نہایت وجیہہ وشکیل میرے پاس آیا اور مجھے ہدایت کی کہ منکر نکیر کے سوالات کے یہ جواب دو۔ میں نے دریافت کیا کہ مردِ خُدا تم کون ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں ایک فرشتہ ہُوں تیری کثرتِ درُود خوانی سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔

○ ایک روز جبریل علیہ السلام نے سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ نے جب مجھے پیدا فرمایا تو دس ہزار سال تک مجھے پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں؟ دس ہزار سال کے بعد ندا آئی۔ اے جبریل! تب مجھے معلوم ہوا میرا نام جبریل ہے میں نے فوراً جواب میں عرض کیا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ حکم ہوا میری تقدیس بیان کرو میں دس ہزار سال تک خدا کی بزرگی بیان کرتا رہا اس کے بعد مجھ پر کچھ انوارِ عرش ظاہر ہوئے عرش پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا محمد رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟ حکم ہوا اے جبریل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔ بلکہ جنت کو پیدا نہ کرتا۔ نہ دوزخ کو۔ نہ چاند کو۔ نہ سورج کو۔ اے جبریل! محمد ﷺ پر درود پڑھو۔ چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود شریف پڑھتا رہا

○ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ سال تک کے شیر خوار بچے کو مت مارا کرو۔ کیونکہ شیر خوار بچہ پہلے چار مہینوں میں لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے چار مہینوں میں سرکارِ دوعالم ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہے اور تیسرے چار مہینوں میں اپنے ماں باپ کے لئے دعا کرتا ہے۔

○ ایک دِن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے۔ جواب آیا تو اس قابل نہیں۔ جا اور قطب الدین سے کہہ کہ تم ہمیشہ درود کا تحفہ بھیجتے تھے۔ آج کیوں نہ بھیجا؟ وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور سارا ماجرا عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا ہاں ہر رات کو تین ہزار دُرود شریف میرا مقرر وظیفہ تھا۔ آج نکاح کی وجہ سے چھُوٹ گیا۔

○ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں خُود اپنے اِستغاثہ کا قِصّہ یُوں تحریر فرماتے ہیں۔ کسی ناخُداترس دشمن نے میرے اُوپر ایسا افتراء باندھا۔ کہ سلطان عبدالحمید خان نے حکم دِیا کہ مجھے معزول کر کے کسی دُور علاقے میں بھیج دیا جائے۔ یہ سُن کر مجھے بے قراری ہُوئی۔ جمعرات کا دن تھا جمعہ کی رات میں نے ایک ہزار دفعہ استغفار پڑھا۔ تین سو پچاس مرتبہ دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھا

مجھے نیند آگئی آخر رات پھر جاگا اور ہزار دفعہ درود شریف پڑھ کر حضُور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا جمعہ کی شام ہی کو سلطان کی طرف سے اطلاع آگئی کہ مجھے بحال رکھا جائے۔

○ امام محمد بن موسیٰ بن نعمان مراکشی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمقام" میں رقمطراز ہیں کہ احمد بن محمد صوفی کا بیان ہے کہ میں تین مہینے بیابان میں پھرتا رہا۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہُوا اور روضہ شریف پر حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا اور حضرات شیخین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سلام عرض کیا پھر سو گیا۔ خواب میں مجھے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے احمد! تم آ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ میں بھوکا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے ہاتھ کھولوں۔ میں نے کھول دیئے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درہموں سے بھر دیئے۔ میری آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ درہموں سے بھرے ہُوئے تھے۔ میں نے نانِ میدا اور فالودہ خریدا اور کھایا پھر اسی وقت صحرا کی راہ لی۔

○ ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیرو کار تھا۔ فوت ہو گیا۔ بعد وفات کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا۔ پُوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دِیا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دِیا ہے۔ پوچھا کِس سبب سے بخشش ہُوئی؟
کہا میں نے ایک محدّث صاحب کے ہاں حدیثِ پاک باسند پڑھی۔ حضرت شیخ محدّث نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

درُود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درُود پاک پڑھا۔ اور جب اہلِ مجلس نے سُنا تو انہوں نے بھی درُود پاک پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے درُود پاک کی برکت سے ہم سب کو بخش دِیا۔

(القول البدیع)

○ ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا بادشاہ کو پتہ چلا حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا" فِکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا۔ یہ ساری برکت درُود پاک کی ہے۔ (راحت القلوب)

○ سیّد محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے باقیات صالحات میں لکھا ہے "میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد جن کا نام محمد تھا نے وَصیّت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غُسل دے دیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رُقعہ گِرے گا۔ اس پر لکھا ہوگا یہ آگ سے محمّد کے لئے برأت نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رُقعہ گرا اس پر لکھا ہُوا تھا۔

"ھٰذِہٖ بَرَآۃٌ مُحَمَّدِ الْعَالِمِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّارِ"

اور کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرح پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا۔ تو امّی جان نے فرمایا ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور دُرود پاک کی کثرت۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ

یا سیّدی

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

درودِ اسمِ اعظم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

اللہ تعالیٰ محمد کا رب ہے درود اور سلام ہو آپ پر،

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

ہم محمد کے غلام ہیں درود اور سلام ہو آپ پر،

سخت مشکل کے وقت۔ آسیب کے دفع کے لئے۔ اور مال میں لکھ کر رکھیں۔ گھر میں لگائیں۔ الحمدللہ اس کا وظیفہ ہر مشکل کا توڑ ہے۔ کم ازکم ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ اپنا معمول بنا لیجئے اور تا حصولِ مراد بلا ناغہ پڑھیں۔ زیادہ فائدہ کے لئے اسے روزانہ گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

درودِ حبیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود و سلام ہو

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اے اللہ کے حبیب آپ کی آل پر اور صحابہ پر بھی درود و سلام ہو

یہ درود عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی وظیفہ ہے

اور اِس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں اسے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ سرکار مدینہ ﷺ کی قُربت نصیب ہوتی ہے دُنیا کے غموں سے نجات ملتی ہے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ دُرود پاک نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ مناسکِ حج و عُمرہ ادا کرتے وقت۔ وعظ و تقریر کے شروع میں۔ فارغ اوقات میں۔ سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت۔ ہر مجلس کے شروع میں اس دُرود پاک کو اپنا معمول بنائیں۔ اور فلاح دارین حاصل کریں۔

دُرودِ سعادت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ

یا اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اس تعداد کے

مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ

مطابق جو اللہ کے علم میں ہے ایسا درود جو دائمی ہو جیسا کہ

مُلْكِ اللّٰهِ ط

اللہ تعالیٰ کی بادشاہت دائمی ہے

اس دُرود کے پڑھنے سے دین و دُنیا میں سعادت حاصل ہوتی ہے اِس لئے اسے دُرود سعادت کہا جاتا ہے۔ علامہ سید احمد دھلان رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو شخص خلوص دِل سے

یہ درود پاک پڑھے اسے ایک بار پڑھنے کے بدلے میں چھ لاکھ درود شریف کا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص ہر جمعہ کو یہ درود شریف ہزار بار پڑھے اِس کا شمار دونوں جہان کے سعادت مند لوگوں میں ہونے لگے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ درود شریف پڑھنے والے سے ایسے نیک اور یادگار کام سرانجام پاتے ہیں کہ اِس کا نام ہمیشہ دین دُنیا میں زندہ رہے گا۔

درودِ ابراھیمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر صلوٰۃ بھیجی

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور

عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت دی بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اس درود پاک کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے

ملے۔ انہوں نے کہا کیا میں تمہیں حضور ﷺ کی حدیث سُناؤں ہم نے کہا فرمایئے پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے حضور ﷺ سے التجا کی کہ یارسُول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے مگر ہم درُود کس طرح بھیجیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر درُود بھیجو۔

درُودِ جُمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى

اے اللہ اپنے امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور ان کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ

آل پر۔ اللہ آپ پر سلامتی نازل فرمائے اے اللہ کے رسول آپ پر

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

صلوٰۃ وسلام ہو

ہر جمعہ کے دن عصر تا مغرب۔ شب برات۔ شب قدر۔ شبِ معراج وعیدین میں جتنا زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں پڑھیں۔

امام العاشقین قبلہ دارین سیدی محدّثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ کا یہ معمول تھا کہ بعد نمازِ جمعہ مدینہ منورہ کی سمت کھڑے ہو کر احباب کے ساتھ یہ درُود شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

درودِ غوثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ ہمارے سردار و آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو

مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ

جود و کرم کا خزینہ ہیں اور ان کی آل پر درود و برکت

وَسَلِّمْ

اور سلام بھیج

یہ درُود خاندان قادریہ کے معمولات میں سے ہے۔ اکثر قادری بزرگ اپنے مُریدوں کو ۵۱۱ مرتبہ یا ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ درُود رحمتِ خُداوندی کا خزانہ ہے۔ لہٰذا جو شخص اس درود پاک کو روزانہ ۱۱۱ مرتبہ تاحیات پڑھتا رہے وہ رحمتِ خداوندی سے مالامال ہوجاتا ہے۔

ایک اللہ کے بندے کا کہنا ہے کہ جو شخص اس درُود شریف کو روزانہ کم ازکم ایک بار ضرور پڑھے تو اسے سات نعمتیں حاصل ہونگی

(۱) رزق میں برکت ہوگی (۲) تمام کام آسان ہوجائیں گے۔
(۳) نزع کے وقت کلمہ نصیب ہوگا (۴) جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔
(۵) قبر میں وسعت ہوگی۔ (۶) کسی کی مُحتاجی نہ ہوگی۔
(۷) مخلوقِ خُدا اس سے مُحبت کرے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس درود شریف کی برکات حاصل کرنے کے لئے اسے روزانہ پڑھنا چاہیئے۔ اِس کے علاوہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے قرب اور زیارت کے لئے بھی یہ بہت مؤثر ہے۔

دُرودِ رضویہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اے اللہ اپنے امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور آپ کی آل پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا

اور اصحاب پر اے اللہ آپ پر درود اور سلامتی بھیج اے اللہ کے رسول آپ پر

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلوٰۃ وسلام ہو۔

اعلحضرت عظیم البرکت مجددِ دین ملت امامِ اہلسنت علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دُرود شریف ترتیب دیا ہے اس کی خُوبی یہ ہے کہ تین مختصر دُرودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص ایک مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین مرتبہ دُرود پاک پڑھنے کے ثواب کا حقدار ہو گا۔

مُشکل حالات میں اور کسی مُراد کے حصول کے لئے روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھیں۔ مُشکل ٹل جائے گی اور مُراد مِل جائے گی۔

درود قلبی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا

یا الٰہی شفیع المذنبین ہمارے سردار اور

وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدِنَا وَرَاحَۃِ قُلُوْبِنَا وَطَبِیْبِ

ہمارے مولا اور ہمارے مرشد اور ہمارے دلوں کی راحت اور ہمیں

ظَاھِرِنَا وَبَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

ظاہر اور باطن میں پاکیزہ کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر

وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَاَھْلِ

اور ان کے صحابہ پر اور ان کی ازواج پر اور آپ کے اہل بیت پر اور اولیاء امت

طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

پر اور تمام اہل اطاعت پر۔ یوم قیامت تک رحمت نازل فرما۔

یہ دُرود شریف بارگاہِ رب العزت میں مقبول بندہ بننے کے لئے بہت اکسیر ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ اِس کی ہر دُعا قبول ہو تو اسے چاہیئے کہ اِس دُرود شریف کو دن رات باوضو کثرت سے پڑھے ان شاء اللہ دُرود شریف کی برکت سے اس کی ہر دُعا قبول ہو گی۔ جو شخص حج کے دنوں میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر آٹھ دن تک یہ دُرود پاک رُوزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے اسے قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگا۔ اس دُرود پاک کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے کا دِل روشن ہو جاتا ہے۔ اِس کے قلب پر انوار کی تجلی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ

اس دُرود پاک کی برکت سے زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی ہوتی ہے اور پڑھنے والے کے دین و دُنیا سنور جاتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی کسی بُری عادت میں مبتلا ہو اور اسے چھوڑتا ہو مگر وہ نہ چھوٹتی ہو تو اسے چاہیئے کہ اس دُرود پاک کو ۱۱۱ مرتبہ صبح اور ۱۱۱ مرتبہ شام پڑھے۔ ان شاء اللہ بُری عادت ختم ہو جائے گی اور پڑھنے والا ظاہری گناہوں سے پاکیزہ ہو جائے گا۔
اس دُرود پاک سے آخرت میں نبیٔ اکرم نورِ مجسم ﷺ کی شفاعت بھی نصیب ہو گی۔

دُرود فضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سردار محمد

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جو جود و کرم کا خزینہ ہیں

وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَبَارِكْ

اور علم و حلم اور حکمت کا منبع ہیں پر برکت اور

وَسَلِّمْ ط

سلام بھیج

اس دُرود شریف کو ۱۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں پھر ہر معاملہ میں کامیابی و کامرانی ہمیشہ آپ کے قدم چومے گی۔

درودِ ہزارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

کے اوپر ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے

وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور سلام بھیج ۔

درود ہزارہ طالبانِ روحانیت کا محبوب درود ہے ۔ کیونکہ اس درود سے سالکین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہوجاتی ہے اور رسول اکرم ﷺ کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے ۔ عام حضرات کے لئے یہ درود شریف زیارت النبی ﷺ کے لئے بہت مؤثر اور اکسیر ہے ۔ لہٰذا جو شخص حضور ﷺ کی زیارت کا خواہشمند ہو تو اسے چاہیئے کہ رمضان المبارک میں یہ درود شریف روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہوگا ۔ اسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے ۔ اور ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے ۔ غم و فکر اور مشکلات

سے نجات حاصل کرنے کے لئے اِسے بعد نمازِ فجر سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ ان شاء اللہ دل کو سکون حاصل ہو گا۔ اور تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔

وسعتِ رزق اور قرض کی ادائیگی کے لئے بعد نمازِ عشاء ۳۱۳ مرتبہ پڑھنا بہت مجرب ہے لہٰذا جو شخص قرض میں دبا ہوا ہو تو اس کے لئے اس درود پاک کا پڑھنا نہایت ہی مفید ہے جو شخص جمعہ کے روز اسے ہزار مرتبہ پڑھے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ یہ درود خاندان چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول میں سے ہے۔

درود ہزارہ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا کسی بھی لاعلاج پھوڑے پر لگا دیں تو درود پاک کی برکت سے شفا ہو جائے گی۔

درود چشتیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ

اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ہر ایک ذرہ

اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ط

کے عوض دس کروڑ بار

درود چشتیہ خاندانِ چشتیہ کے معمولات میں سے ہے۔

اس درود شریف کے پڑھنے کے بے پناہ فوائد ہیں۔

درود محمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ

اے اللہ اپنی صلوٰۃ رحمت اور برکت جمیع سید المرسلین

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ

امام المتقین خاتم النبیین پر جو تیرے بندے، تیرے

النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ

رسول، خیر کے امام اور رسول رحمت ہیں اور

وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ

اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر

الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہٖ

رشک کرتے ہیں پہلے والے

الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ۝

اور پچھلے والے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ درود بھیجو تو خوب اچھے طریقے سے بھیجو صرف اس لئے کہ وہ مجھے پیش کیا جائے گا۔ لہٰذا تمہیں اچھی طرح درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ تم نہیں جانتے وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے اس لئے مندرجہ بالا درود پڑھنے کی ترغیب

دی۔

یہ درود خیر و برکت کے لئے بہت اکسیر ہے لہذا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے گھر بار کاروبار مال و دولت میں خیر و برکت ہو اور اولاد پر اللہ کی رحمت ہو تو اسے چاہیئے کہ بعد نماز فجر روزانہ یہ دُرود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ جو شخص سوتے وقت یہ دُرود پاک ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے مال و جان کو ہمیشہ حفاظت میں رکھے گا اور جو ادائے قرضہ کی نیت سے گیارہ دن تک روزانہ بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ پڑھے وہ بہت جلد قرضے سے نجات پائے گا اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے چاہیئے کہ سات دن تک بعد نمازِ عشاء اسے ۱۱۱ مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ تکلیف دُور ہو جائیگی کوئی ذہنی پریشانی ہو تو فوراً ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی اس دُرودِ پاک کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر کسی کام کے لئے کسی حاکم کے پاس جائے گا۔ تو وہ مہربان ہو جائے گا۔

دُرود نُوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا نُوْرُ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ الْمُنِيْرِ الْاَنْوَارِ

اے نور درود بھیج اپنے نور پر جو روشن کرنے والے نہایت روشن

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُنَوَّرِيْنَ وَبَارِكْ

اور ان کی آل و اصحاب پر جو منور ہیں اور برکت و سلام

وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْبِهَا سِرِّیْ وَسَرِیْرَتِیْ

بھیج اے اللہ منور فرما دے میری روح اور جسم کو

وَبَصَرِیْ وَبَصِیْرَتِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ

اور میری آنکھ اور دل کو اور میرے دین اور دنیا کو اور

وَعِیَالِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ط

میرے اہل و عیال کو قیامت تک ۔

اس دُرود پاک کو ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ اور صبح و شام جتنا ہو سکے پڑھیں ۔ یہ درود شریف روشنائی چشم اور عقل اور فلاح دُنیا و آخرت اور اصلاح اہل و عیال کیلئے نہایت نفیس ہے ۔

دُرود حل المشکلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام

مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

اور برکت بھیج یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری سفارش کیجیے میرا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں

یہ درود شریف مشکلات کو آسان کرنے کے لئے بہت مؤثر ہے اس لئے اسے دُرود حل المشکلات کہا جاتا ہے ۔ اکثر بزرگوں

نے اِسے مشکل کے وقت پڑھا۔ ابن عابدین نے اپنی کتاب فتاویٰ شامی میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کے مفتی حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ سخت مشکل میں گرفتار ہوگئے وہاں کا وزیر ان کا دشمن ہوگیا۔ وہ بے حد پریشان ہوئے رات کو جب آنکھ لگ گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے تسلی دی اور یہ درود سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مشکل آسان کردے گا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے یہ درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مشکل آسان کردی۔ ابن عابدین نے کہا ہے کہ میں نے ایک فتنہ عظیم میں اس درود پاک کو پڑھنا شروع کیا۔ ابھی دو سو مرتبہ میں نے پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہوگیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ مجھے یہ درود شریف شیخ عبدالکریم کی کتاب میں سے ملا ہے۔

اِس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونیکے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار استغفر اللہ العظیم پڑھے اِس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصوّر باندھ لے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ سو بار، دو سو بار، تین سو بار، غرضیکہ پڑھتا جائے جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ قبلہ کی طرف منہ

کر کے سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے۔ پڑھتے وقت اپنی حاجت کا تصور کرے۔ ان شاء اللہ ایک رات میں یا تین راتوں میں حاجت پوری ہو جائے گی۔ آخری رات جمعہ کی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اسکے علاوہ کسی بھی وقت یہ درود ہزار بار پڑھنا بہت مجرّب ہے

درود کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اولین میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ

اور درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آخرین میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ

اور درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبیوں میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ

اور درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مرسلین میں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ

اور درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ملاء

الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

اعلیٰ میں قیامت کے دن تک۔

دُرودِ کوثر سے مُراد وہ دُرود شریف ہے جِسے پڑھنے سے آخرت میں حوضِ کوثر کا پانی مِلے گا۔ لہٰذا جِسے تمنّا ہو کہ قیامت کے روز ساقی کوثر ﷺ کے ہاتھ سے حوضِ کوثر کا جام ملے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس دُرود شریف کو کثرت سے پڑھے جس کی بنا پر جنّت کا حق دار بن جائے گا اور جب وہ قیامت کے روز جنّت میں جائے گا تو پھر اسے حوضِ کوثر کا جام نصیب ہوگا۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہوگا کہ قیامت کے روز جب لوگ پیاس کی شدّت سے بلبلا رہے ہوں گے تو اسے حوضِ کوثر کا ٹھنڈا مشروب میّسر آئے گا۔ اس لئے یہ دُرود حضور ﷺ کی قربت حاصل کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو صوفیا کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے اس دُرود پاک کے بارے میں فرمایا کہ اگر کوئی انسان یہ تمنّا رکھتا ہو کہ رسُول خُدا ﷺ کا قرب حاصل ہو تو اسے چاہیئے کہ دُرود کوثر کثرت سے پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کی بدولت بہت جلد اِسے حضُور ﷺ کا قرب حاصِل ہو جائے گا۔ اور اس دُرود شریف کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اِسے پڑھنے والا دنیا کی نظروں میں ہمیشہ باعزّت ہو جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اس دُرود شریف کی بدولت ایسی عزّت سے نوازتا ہے۔ کہ اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

درود اعتصام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اے اللہ درود اور سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ

آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر جو

مَمْدُوْحٍ بِقَوْلِكَ وَاَشْرَفِ دَاعٍ لِّلْاِعْتِصَامِ

ان سب سے افضل ہیں جن کی تعریف تو نے اپنے کلام میں کی ہے اور

بِحَبْلِكَ وَخَاتِمِ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ صَلٰوةً

ان سب سے افضل ہیں جنہوں نے تیری رسی کو مضبوط پکڑنے کی دعوت دی

تُبَلِّغُنَا فِى الدَّارَيْنِ عَمِيْمَ فَضْلِكَ وَكَرَامَةَ

ہے اور تیرے انبیاء و رسل کے خاتم ہیں ایسا درود جو ہمیں پہنچا دے ہمیں دونوں

رِضْوَانِكَ وَوَصْلِكَ ○

جہانوں میں تیرے علم و فضل تک اور تیری خوشنودی کی عزت تک اور تیرے وصال تک

مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت یہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد جب مسجد نبوی میں داخل ہوں تو پھر بھی دُرود پاک کا ایک مرتبہ ورد کریں۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دینے کے بعد ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر روزانہ گیارہ سو مرتبہ اس دُرود شریف کا ورد کریں۔ ان شاء اللہ خواب میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ اس کے علاوہ سوتے وقت اس

درود پاک کو ایک بار پڑھ لینا خیر و برکت کا باعث ہوگا

اگر کسی شخص پر ناحق کوئی الزام لگ جائے تو اسے چاہیئے کہ اس درود پاک کو ۱۱۱ مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے۔ ان شاء اللہ وہ الزام سے بری ہو جائے گا۔ اور ناحق الزام لگانے والا نقصان اٹھائے گا۔ جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اسے ایمان میں حد درجے کی استقامت حاصل ہوگی۔

درُودِ خضری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اللہ اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

اور ان کے صحابہ پر سلام اور درود بھیجے

یہ درود اولیاء اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے۔ بے شمار اولیاء کرام نے اسے پڑھا ہے۔ خاص کر عارف کامل حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ یہ درود پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی یہی درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے کیونکہ یہ درود پاک الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے۔ اس درود پاک کے فوائد بے پناہ

ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس درود شریف کو پڑھنے والا حضور ﷺ کا غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی۔ اور سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

بزرگانِ چورہ شریف حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سجادہ نشین حضرات کے معمول میں یہی درود شریف کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

درود حُبِّ رسول ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا

اے اللہ ہمارے سردار ہمارے حبیب ہمارے محبوب

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

اور ہمارے مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود برکت اور سلامتی بھیج۔

رسولِ اکرم ﷺ کی محبت دین اسلام کی اصل بنیاد ہے لہذا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے دل میں رسولِ اکرم ﷺ کی بے پناہ محبت پیدا ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ یہ درود کثرت سے پڑھے اِس درود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کی محبت ترک ہو کر نبی اکرم ﷺ کی محبت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ اس درود شریف کے پڑھنے سے زیارت النبی ﷺ کا بھی شرف حاصل ہو گا۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

اس سے زیادہ کیا نعمت کہ اس پر حضور ﷺ کا سایہ ہوگا اور حضور ﷺ کا ساتھ ہوگا پھر کس چیز کا ڈر ہوگا۔ یہ محبت بھی بے مثال محبت ہوگی اور بے مثال اعزاز اور عجیب انعام و اکرام جس کو نہ کان نے سنا ہوگا اور نہ آنکھ نے دیکھا ہوگا۔

درود افضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرا بندہ

وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى

اور تیرا نبی اور تیرا رسول نبی امی ہے اور آپ کی آل پر

اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ

اور آپ کی ازواج پر اور آپ کے رشتہ داروں پر اور خلقت

خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ

تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ط

کے مطابق اور کلموں کی سیاہی کے مطابق سلام ہو

علامہ سخاوی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں ایک روایت درج کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے زوجہ محترمہ

ام المومنین حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ میں حضور پر افضل ترین درود بھیجوں گا تو اسے چاہیئے کہ یہ درود پڑھے۔ اس لئے اسے افضل درود کہا جاتا ہے۔ لہذا جو شخص یہ چاہے کہ اس پر ہمیشہ اللہ کی رحمت رہے وہ اس درود پاک کو ہر روز ۱۴ مرتبہ پڑھے اگر کوئی شخص اسے فجر کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی

فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ اب درود شریف کس طرح پڑھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

یوں پڑھو یعنی مندرجہ بالا درود پاک آپ نے پڑھا۔ بخاری شریف جلد سوم) یہ درود بھی ایک طرح کا درود ابراہیمی ہے جو حضور ﷺ نے پڑھنے کی تلقین کی ہے یہ درود شریف بھی فیوض و برکات کا منبع ہے جس طرح دوسرے درود شریف ہیں۔ لہٰذا فیوض و برکات اور آخرت میں انجام بخیر کے لئے اس درود پاک کا پڑھنا بہت اکسیر ہے۔

حضور ﷺ کا ایک درود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر

وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر

وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اور رحمت فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر جیسا کہ تو نے درود و

صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ

آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہانوں میں بے شک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد

بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اِسی اثنا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حاضرینِ محفل میں سے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس طرح آپ پر درود شریف پڑھیں۔ صحابہ کا بیان ہے کہ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے آخر ہمارے دل میں یہ بات اُٹھی کاش ہم نہ پُوچھتے مگر حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر یُوں درود پڑھو۔ (موطا امام مالک ص ۱۴۴)

دُرود قبرستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک نماز باقی ہے اور

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَ

درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک برکتیں ہیں اور

صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ

درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر درمیان روحوں کے اور درود

عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰی

بھیج اوپر صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صورتوں کے اور درود

اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَاءِ وَصَلِّ عَلٰی

بھیج اوپر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ناموں کے اور درود بھیج اوپر نفس

نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نفسوں کے اور درود بھیج اوپر قلب

قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دلوں کے اور درود بھیج اوپر قبر

مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَةِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبروں کے اور درود بھیج اوپر روضہ

مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم محمد

مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جسموں کے اور درود بھیج اوپر تربت

مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان خاک کے اور درود بھیج اوپر اپنی مخلوق کے

خَلْقِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

بہتر (فرد) ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد کے ان

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ

کے اصحاب پر اور ان کی ازواج پر اور انکی ذریات پر اور انکے اہل بیت پر اور انکے

اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

تمام احباب پر اور درود نازل کر اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے

درود روحی ایک ایسا درود ہے جس کے پڑھنے سے فوت شدہ

حضرات کو عالم برزخ میں فائدہ پہنچتا ہے لہٰذا یہ درود مردوں کے لئے

بخشش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں یعنی اللہ تعالےٰ ان کے تمام گناہ معاف کر دے تو اسے چاہیئے کہ ۴۱ روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اس درود شریف کو روزانہ صبح کے وقت ۴۱ مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرے۔ ان شاء اللہ دعا قبول ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا اور عالم برزخ میں ان کی قبر کو مثلِ جنت بنا دے گا۔ اس درود شریف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اسے پڑھنے سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے۔ لہذا جب کوئی قبرستان میں زیارت قبور کے لئے جائے تو اسے چاہیئے کہ وہاں کم از کم ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

درود سکینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ

وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ

وسلم کی آل پر اور اصحاب اور اولاد اور ازواج اور آپ کی ذریات

وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ

اور اہل بیت اور آپ کے سسرال اور انصار پر اور آپکے فرمانبرداروں

وَمُحِبِّیْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ

پر اور محبت کرنے والوں پر اور آپ کی ساری امت پر اور ہم پر بھی اور

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ان تمام پر جوان کے ساتھ لے سب سے زیادہ کرنے کرنے والے

اس دُرود شریف کو پڑھنے سے میاں بیوی کے درمیان محبت بڑھتی ہے۔ گھر میں خوشحالی اور سکون رہتا ہے ہر طرف کی مخالفت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دُرود شریف بلاناغہ پڑھیئے۔

درُود ماھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جو مخلوق میں سب

خَیْرِ الْخَلَآئِقِ وَاَفْضَلِ الْبُشَرِ وَشَفِیْعِ

سے بہتر ہیں اور افضل البشر ہیں اور یوم حشر و نشر

الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

میں امت کے شفیع ہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ

پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر معلوم اعداد کی حد تک جو

مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

تیرے علم میں ہیں درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر

مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ

درود اور برکت اور سلامتی نازل فرما تمام

الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ

انبیاء اور رسولوں پر درود بھیج اور تمام مقرب ملائکہ اور

الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَسَلِّمْ

صالح بندوں پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیج

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ

ساتھ اپنی رحمت اور اپنے فضل

وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

اور اپنے کرم کے اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥ يَا قَدِيْمُ يَا دَائِمُ يَا حَيُّ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ساتھ اپنی رحمت کے اے قدیم اے ہمیشہ

يَا قَيُّوْمُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ

رہنے والے اے زندہ اے قائم اے وتر اے احد اے بے نیاز جسے کسی نے جنا نہیں

وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ

اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی وہ اکیلا ہے ساتھ اپنی رحمت کے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے رحم کر

درود ماہی ہر قسم کی مصیبت اور آفت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے، حاسد کے حسد، جنات اور آسیب کے تنگ کرنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے۔ یہ درود شریف شیطان کے وسوسوں کو دور کرتا ہے جو شخص اسے روزانہ بعد نمازِ فجر ۱۱ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ

اس کی حفاظت اور عزت افزائی کے لئے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے درُود شریف پڑھنے والے کی حفاظت پر مامُور رَہتا ہے۔

جو شخص ہر نماز کے بعد چار ماہ تک اسے ایک مرتبہ پڑھے وہ ہمیشہ کے لئے لوگوں میں باعزت ہو جائے گا۔ ہر شخص اس کی عزت کرے گا۔ اور جو شخص اسے رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد ۲۱ مرتبہ پُورا ماہ پڑھے اسے رسُولِ اکرم ﷺ کی زیارت ہو گی اور جو شخص اس درُود شریف کو قید میں پڑھے وہ قید سے رہائی پائے گا اور جو تاحیات اسے روزانہ کثرت سے پڑھے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

اس درُود شریف کی سند یہ ہے کہ ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس کے پاس ایک بڑا برتن تھا جسے اس نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اِس اعرابی نے وہ برتن آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضُور ﷺ نے پُوچھا کہ اے اعرابی اس برتن میں کیا ہے؟ اس نے عرض کیا! یارسُول اللہ ﷺ تین دن سے اس مچھلی کو پکا رہا ہُوں مگر یہ بالکل پک نہیں رہی۔ اس پر آگ کا کچھ اثر نہیں ہوتا اب آپ ﷺ کے پاس لایا ہُوں کہ آپ ﷺ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ حضُور ﷺ نے مچھلی سے دریافت کیا تو مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ گویائی عطا فرما دی اور وہ بولنے لگی۔ اس نے عرض کیا کہ میں

پانی میں کھڑی تھی ایک آدمی آیا اور وہ ایک دُرود شریف پڑھ رہا تھا اس کی آواز میرے کان میں پڑی اور میں نے پورا دُرود سُنا حضُور ﷺ نے فرمایا کہ اے مچھلی وہ دُرود پڑھ کر سُنا۔ چنانچہ اس نے پڑھ کر سُنایا۔ رسُولِ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے علی اس دُرود کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ ان شاء اللہ یہ دُرود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

دُرودِ مُستجاب الدعوات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى

اے اللہ اپنے امی کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ط

پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

یہ دُرود شریف اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم حاصل کرنے کے لئے بہت بڑا وسیلہ ہے جو شخص اسے ۱۰۰ مرتبہ بعد نمازِ فجر اور ۱۰۰ مرتبہ بعد نمازِ عشاء پڑھے وہ زندگی بھر معزّز و مکرّم رہے گا۔ اگر تنگدستی اور مفلسی دُور کرنے کی نیت سے پڑھے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے گا اور اس کے رِزق میں اضافہ ہو جائے گا اور جو شخص اس دُرود پاک کو کم از کم ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو وہ اس دُرود پاک کی بدولت عزت و دولت اور برکت جیسی عظیم نعمتوں سے مالا مال ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص رزقِ

حلال کھا کر نوّے دن تک روزانہ اسے گیارہ سو مرتبہ سوتے وقت پڑھے تو ان شاء اللہ زیارت رسولِ اکرم ﷺ سے مشرف ہوگا۔ اس کے علاوہ جب بھی اسے پڑھا جائے تو اس سے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

دُرودِ شفا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب

الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ

اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور

شِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی

آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور

اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ؕ

اصحاب پر درود و سلام بھیج۔

درود شفا پڑھنے سے روحانی و جسمانی بیماریوں کو شفا ملتی ہے خاص کر جس شخص کو شیطانی وسوسہ بہت تنگ کرتا ہو اور نیک کاموں پر مائل ہونے میں نفس رکاوٹ ڈالتا ہو۔ تو اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھنے سے سب وسوسے ختم ہو جائیں گے۔ ایسی جسمانی بیماری جس کا طبیبوں سے علاج نہ ہوتا ہو اس کیلئے اس دُرود پاک کو ۴۱ دن تک روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھو۔ ان شاء اللہ اس کے لئے بیماری کا بہتر حل کر دیگا

اس کے علاوہ یہ درود شریف امراضِ دل کے لئے بہت اکسیر ہے۔ لہذا جو شخص دل کے کسی مرض میں مبتلا ہو اسے چاہیئے کہ ۲۱۵ مرتبہ ۱۱ دن تک بعد نمازِ فجر پڑھے۔ ان شاء اللہ دل کی ہر قسم کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔ اسی لئے اس درود کو درود شفائے قلوب کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی بھی اس درود پاک کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

درود تریاقِ امراض

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ

اے اللہ ارواح میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

پر درود سلامتی اور برکت بھیج اور قلوب میں سے حضرت

عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر درود و سلام بھیج اور

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى

جسموں میں سے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر

الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا

درود و سلام بھیج اور قبروں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ ط

کی قبر پر درود و سلام بھیج

نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صُلحاء میں سے ایک صاحب نے عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان رحمۃ اللہ علیہ (جو بڑے زاہد اور عالم تھے) کو دیکھا اور ان سے اپنے مرض اور تکالیف کی شکایت کی انہوں نے فرمایا تریاقِ مجرب سے کہاں غافل ہو؟ یہ درُود شریف پڑھا کرو۔

جو شخص یہ درُود پاک کثرت سے پڑھے اس کی روح اور دل زندہ ہو جائے گا۔ اور اسے دُنیا میں غیر فانی مقام حاصل ہو گا۔ اور اس کی قبر ہمیشہ روشن رہے گی۔ اور اس کے جسم کو قبر میں مٹی نہیں کھائے گی۔ اس لئے یہ درُود ایسا روحانی نسخہ ہے کہ جسے پڑھنے سے آخرت سنور جاتی ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے بعد اس درُود شریف کو ایک دو مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔

درُودِ تنجینا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا

آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے

مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ

ہمیں تمام ڈر خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے۔

لنا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا

اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی

مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ

بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے

أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى

ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جسکے ذریعے ہم زندگانی کی

الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ

تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد تمام اچھائیوں سے بدرجہ غایت فائدہ

وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعْوَاتِ

حاصل کریں خدا ئے پاک تحقیق آپ ہماری دعاؤں کے قبول فرمانے والے ہیں

وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو بر لانے

وَيَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ

اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری

وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ أَغِثْنِي أَغِثْنِي

سخت مشکلات کے حل کرنے والے میری فریاد کو پہنچیں اور اے اپنے حضور کمال

يَا إِلٰهِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

دیں میری عرض قبول فرمائیں الٰہی تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

اس درودِ پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا اِس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگانِ دین نے بارہا دفعہ آزمایا ہے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی

اس دُرود پاک کو جو شخص ادب واحترام سے قبلہ رو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا۔ اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرحِ دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو وہ خاص نیت سے یہ دُرود شریف پڑھے اور بعد نمازِ عشاء ایک ہزار بار پُورا کر کے اور بستر کو مُعطر کر کے باوضو سو جائے ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارتِ رسولِ اکرم ﷺ ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتہ کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔

ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اس دُرود پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اِس سے راضی ہو جائے گا۔ اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا اس کے غم مِٹ جائیں گے۔

اس دُرود پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ کر طبیبوں، ڈاکٹروں سے مایُوس ہو گیا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اس دُرود پاک کو کثرت سے پڑھے ۔ ان شاء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

مناہج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ ابن فاکہانی نے اپنی کتاب فجرِ منیر میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے ۔ انہوں نے اپنا قِصہ مجھ سے نقل کیا ہے کہ ایک جہاز ڈوبنے

لگا میں بھی اس میں تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی معلوم ہوئی اسی
حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ ہزار بار
اس کو جہاز والے پڑھ لیں۔ ابھی تین سو بار بھی نہیں پڑھا تھا کہ جہاز
نے ڈوبنے سے نجات پائی اور جہاز ساحلِ مقصود تک پہنچ گیا۔

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ

جو صاحب تاج و معراج اور براق اور جھنڈے

دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

والے ہیں جن کے وسیلے سے بلا وبا قحط اور مرض اور دکھ

وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ

دور ہوتا ہے آپ کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت

مَنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ

کیا گیا اور لوح و قلم میں کندہ ہوا ہے آپ عرب

وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ

و عجم کے سردار ہیں آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ

مُنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى

اور خانہ کعبہ و حرم پاک میں منور ہے آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری

بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ

رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین راہ ہدایت کے نور

الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ

مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے مالک

شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

امتوں کے بخشوانے والے بخشش وکرم سے موصوف ہیں

وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ

اللہ آپ کا نگہبان جبرئیل آپ کے خدمت گزار براق آپ کی

مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی

سواری معراج آپ کا سفر سدرۃ المنتہٰی آپ کا

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ

مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ

ہی آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے آپ رسولوں

الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے گنہگاروں کے

اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ

بخشوانے والے مسافروں کے غم خوار دنیا جہان کے لئے رحمت عاشقوں کی

الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ

کی راحت مشتاقوں کی مراد شناسوں کے

الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السّٰلِکِیْنَ مِصْبَاحِ

آفتاب راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ

راہ نما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے

وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ

محبت رکھنے والے جن و انس کے سردار حرمین کے نبی

اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ

دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا اور دنیا و آخرت میں

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ

ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں دو

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔

وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے جدِّ امجد اور ہمارے اور (تمام) جن

الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ

و انس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک

اللّٰهِ يَآ أَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا

نور ہیں۔ اے نورِ جمالِ محمدی کے مشتاقو! آپؐ پر اور آپؐ کی آل

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اور آپؐ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجو جیسے بھیجنے کا حق ہے

درود تاج کے الفاظ محبت و عقیدت کی زبان سے ادا ہوئے ہیں۔ اِس کی مقبولیت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

خواجہ سلیمان پھلواروی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی

قدس سرہ العزیز نے دُرودِ تاج حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا اور قبولیت اور منظوری کی سند پائی۔ عالم لکھتے ہیں کہ اس دُرود پاک کے پڑھنے والے کو حضور جانِ دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت میسّر آئے گی۔ یہ دُرود پاک ایصالِ ثواب کے لئے بھی پڑھا جاتا ہے۔

دفع سحر یا آسیب اور جن و شیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس دُرود پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ ان شاء اللہ آسیب یا جن ہُوا تو دفع ہو جائے گا۔ اضافہ رزق کے لئے بعد نمازِ فجر سات مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافے کا سبب بنتا ہے دشمنوں۔ ظالموں۔ حاسدوں۔ اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کے لئے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کے لئے نِصف شب کے بعد چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے۔

شفائے امراض کیلئے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفایابی کا موجب ہو گا۔ اگر کوئی حبّ اور تسخیر خلق کے لئے اس کا عامل بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ چالیس رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ چلّہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس خرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرما اس کو کھلائے پھر بعد غسل طہارت اس سے ہم بستر ہو۔ خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہو گا۔ اگر

حاملہ عورت کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے۔ مالک کے فضل سے خیر ہوگی۔

درود حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ

الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا نور ساری مخلوق

لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ

سے پہلے پیدا ہوا اور ان کا ظہور تمام کائنات کے لئے رحمت ٹھہرا شمار

عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَ

میں تمام اگلی اور پچھلی تیری مخلوق کے برابر اور ہر ایک نیک بخت اور

مَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ

بدبخت کی گنتی کے برابر ایسا درود جو شمار میں نہ آسکے

الْعَدَدَ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَّا غَایَۃً وَّ

اور تمام حدوں کا احاطہ کرے جس درود کی نہ کوئی غایت ہو اور

لَا مُنْتَھٰی وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً

نہ انتہا اور نہ اختتام ایسا درود جو ہمیشہ رہے

بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

تیرے دوام کے ساتھ اور ان کی اولاد اور اصحاب پر اور اسی طرح

تَسْلِیْمًا مِّثْلَ ذٰلِکَ

ان پر خوب خوب سلام نازل فرما۔

دُرود حضرت غوث الاعظم وہ دُرود ہے جس پر حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوراد اور وظائف کو ختم کیا ہے۔ یہ دُرود بہت بابرکت دُرود ہے پڑھنے والے کی غیب سے ہر کام میں مدد ہوتی ہے اور ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

اس دُرود پاک کے متعلق بہت سے بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس دُرود شریف کو دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام پڑھے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اسے دائمی حضوری حاصل ہو جائے گی۔ اس دُرود پاک کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور ہر بُرائی سے محفوظ رہتا ہے۔

جو شخص عاشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس دُرود پاک کو اپنی زندگی میں ہمیشہ پڑھے ان شاءاللہ اس کا شمار عاشقانِ رسُول میں ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام بحضور خیر الانام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام / شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درُود / گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں / اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درُود / ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا / اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس / کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا / اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا / اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند / اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب / تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں / شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش! محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور / بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کلام: شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

مُحدّثِ اعظم پاکستان

مختصر سوانحی خاکہ

ازقلم

محمد زبیر قادری

"فقیر رہتا تو گول باغ میں ہے مگر مذہب گول مول نہیں"

اہالیانِ فیصل آباد کی خوش بختی ہے کہ فیصل آباد (لائل پور) میں آقائے نامدار، مدنی تاجدار، احمد مختار، حبیب کردگار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کی شمع جلانے کیلئے پروردگار نے حضور سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا۔ جن کا عشق رسول اس کمال کو پہنچا کہ فرمایا۔ "فقیر رہتا تو گول باغ میں ہے مگر مذہب گول مول نہیں۔" گستاخان رسول کیلئے شمشیر بے نیام حضور محدث اعظم کی فیصل آباد آمد میں شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی احسان عظیم ہے کیونکہ قیام پاکستان کے بعد جب ملک کے طول و عرض سے احباب کی خواہش تھی کہ حضور محدث اعظم ان کے ہاں مستقل طور پر قیام فرمالیں حضور محدث اعظم پاکستان نے حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عریضہ لکھا جس میں سارو کی اور لائل پور کے پتے درج تھے۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ حج کے لئے مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے مدینہ منورہ سے جواب ارسال فرمایا۔ جس میں آپ نے سارو کی کے پتہ پر دائرہ لگا دیا اور لائل پور کا پتہ کھلا چھوڑ دیا۔ حضور شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

"آج حجاز مقدس سے یہ غیبی اشارہ ہوا ہے کہ سارو کی کا دانہ پانی بند اور لائل پور میں قیام کرنا اور دینی و مذہبی خدمات انجام دینا مقدر میں ہے۔"

سبحان اللہ حضور مفتی اعظم کی دوربین نگاہوں نے یہ جان لیا کہ لائل پور میں کسی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ضرورت ہے اور فیصلہ بھی مدینہ منورہ سے آیا یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوری بھی یقیناً اس میں شامل تھی۔

عاشق رسول امام المحدثین پیکر رشد و ہدایت جامع معقولات و منقولات سید العرفاء و سند الاتقیاء وارث علوم مصطفیٰ نائب احمد رضا قبلۂ دارین پیر طریقت

رہبر شریعت پیشوائے اہلسنت حضور سیدی محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ جاٹ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا خاندان دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں مقیم تھا۔ یہیں حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کی پیدائش ہوئی۔ قرائن اور روایات کے مطابق سن ولادت 1903ء/1321ہجری یا 1906ء/1323ہجری ہے۔

حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے والد گرامی چوہدری میراں بخش کاشت کار تھے اور آپ کا خاندان شرافت، پاکبازی اور دیانت داری میں اپنی مثال آپ تھا۔ اس خاندان کو حضور غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خصوصی محبت تھی۔ آپ ابھی کم سن ہی تھے کہ آپ کے والد صاحب انتقال فرما گئے اور آپ کے بڑے بھائی سائیں حیات محمد صاحب نے آپ کی پرورش کی۔ حیات محمد صاحب بھی درویش منش اور سچے کھرے انسان تھے۔ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کل سات بھائی تھے اور ان کی دو بہنیں تھیں۔

آپ کے علاوہ آپ کے تمام بھائی زمینداری کرتے تھے۔ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میٹرک کے بعد پٹوار کا امتحان پاس کر کے لاہور تشریف لے آئے اور کالج میں ایف اے میں داخلہ لے لیا۔ ان دنوں لاہور کی تاریخی مسجد وزیر خان دینی سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی تھی۔ مسجد وزیر خان میں ایک عظیم الشان اجلاس جاری تھا کہ سٹیج سے جگر گوشۂ اعلیٰ حضرت بدر طریقت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی آمد اور مشتاقان دید کے لئے زیارت سے فیض یاب ہونے کا اعلان ہوا۔

پیکر جمال و جلال حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کا نورانی چہرہ دیکھنے کے لئے ہر شخص بے تاب تھا۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی نظر جب حضور

حجۃ الاسلام ﷫ سے ملی تو نگاہ ولی دل دماغ اور روح تک اثر کر گئی۔ دینی تعلیم کا خیال دل میں پیدا ہوا اور دنیاوی تعلیم کو خیر باد کہنے کا ارادہ فرمالیا۔ جلسہ کے بعد حضور حجۃ الاسلام کی قیام گاہ پر حاضری دی۔ حال دل کہہ سنایا اور مرکز علم و عرفان بریلی شریف میں حصول علم کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کے پیش نظر حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ بریلی شریف ساتھ لے گئے۔

بریلی شریف تشریف لے جا کر آپ نے پوری تندہی کے ساتھ دینی تعلیم کا حصول شروع کر دیا دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان ﷫ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان ﷫ اور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی ﷫ مصنف بہار شریعت کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور سات سال تک جامعہ معینیہ اجمیر شریف میں حضور صدر الشریعہ ﷫ کے زیر سایہ علم و عرفان کی منازل طے کر کے سند فراغت حاصل کی۔

حضور محدث اعظم پاکستان ﷫ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شاہ محمد سراج الحق چشتی ﷫ گورداس پوری سے اس وقت بیعت ہوئے جب آپ سکول کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ حضور محدث اعظم ﷫ کو شیخ طریقت حضرت شاہ سراج الحق چشتی ﷫ سے بہت عقیدت تھی۔ شاہ سراج الحق چشتی ﷫ بھی اپنے مرید سے خاص محبت و شفقت فرماتے تھے۔ آپ کا نکاح بھی شاہ سراج الحق چشتی ﷫ نے پڑھایا۔ شوال المکرم 1350 ہجری بمطابق مارچ 1932ء میں شاہ سراج الحق چشتی ﷫ نے اپنے آخری ایام میں حضور محدث اعظم پاکستان کو اجمیر شریف سے بلا کر سلسلۂ عالیہ چشتیہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں حضور محدث اعظم پاکستان حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی ﷫ سے بیعت تھے۔ حضور حجۃ الاسلام محدث اعظم ﷫ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ حضور جیلانی میاں اور آپ کا لباس

بھی ایک جیسا سلواتے۔ حضور حجۃ الاسلام کی شفقت وعنایات کے سبب بہت سے لوگ حضور محدث اعظم کو خاندان رضویہ ہی کا فرد سمجھتے۔ یہ حضور حجۃ الاسلام کی خصوصی نظر توجہ اور تربیت کا ہی اثر ہے کہ حضور محدث اعظم نائب اعلیٰ حضرت کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

حضور حجۃ الاسلام نے حضور محدث اعظم کو ربیع الثانی 1351ھ اگست 1932ء کو جے پور بھارت میں تمام اعمال واذکار سلاسل طریقت جمیع علوم کی اجازت عطا فرمائی۔ ایک عظیم سعادت جو حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں آئی وہ یہ کہ حضرت شاہ سراج الحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حجۃ الاسلام علامہ مولانا حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کا جنازہ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کی وصیتوں کے مطابق پڑھایا اور آپ اکثر یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے دو ولیوں کا جنازہ پڑھایا ہے۔''

حضور محدث اعظم پاکستان نے تعلیم سے فراغت کے بعد 1932ء میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں حضرت صدر الشریعۃ کی سرپرستی میں مدرس کے فرائض سرانجام دینے شروع کر دیے۔ اور 1935ء میں حضرت صدر الشریعۃ کے دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ دادوں تشریف لے جانے پر دارالعلوم منظر اسلام کے صدر المدرسین کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ 1937ء میں دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی مرحومہ بریلی شریف میں قائم ہوا جس کی سرپرستی حضور مفتی اعظم ہند نے قبول فرمائی۔ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم ہند تک اس دارالعلوم میں شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیے۔

حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے بریلی شریف حصول علم کیلئے تشریف لے جانے سے پہلے ہی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ اعلیٰ حضرت سے براہ

راست استفادہ نہ کر سکے۔ لیکن اعلیٰ حضرت سے حضور محدث اعظم پاکستان کو حد درجہ عقیدت تھی۔ جب آپ کی زندگی طرز تعلیم، تدریس، پر نظر دوڑائیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اعلیٰ حضرت کی اس قدر تقلید کی کہ نائب اعلیٰ حضرت کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد حضور محدث اعظم ہجرت فرما کر لاہور تشریف لائے۔ چند روز لکھنؤ میں مولانا سید محمد جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام فرمایا پھر چونکہ ہندوستان آمد و رفت کی اجازت تھی آپ دوبارہ بریلی شریف تشریف لے گئے۔ لیکن پھر دوبارہ چند ماہ بعد پاکستان آئے تو آمد و رفت پر بغیر سفری دستاویزات پابندی لگ گئی تو واپس بریلی شریف نہ جا سکے اور وزیر آباد کے قریب سارو کی میں قیام فرمایا اور وہاں طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیا۔

سارو کی قیام کے دوران ملک کے طول و عرض سے مشاہیر علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کو اپنے ہاں مستقل طور پر قیام فرمانے کی دعوت دی آپ نے فرمایا کہ حضور صدر الشریعہ اور حضور مفتی اعظم قبلہ کے حکم کے مطابق ہی قیام کا فیصلہ ہوگا۔ حضور صدر الشریعہ کا وصال 1948ء میں ہوا۔ آپ نے حضور مفتی اعظم ہند سے مدینہ منورہ خط لکھ کر ان کی منشاء معلوم کی اور حضور مفتی اعظم قبلہ نے لائل پور (فیصل آباد) کا اشارہ فرمایا چنانچہ آپ لائل پور تشریف لے آئے اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی شاہی مسجد والی جگہ پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور پانچ ماہ بعد 12 ربیع الاول شریف 1368ھ جنوری 1950ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ بنیاد رکھا اور وصال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔

ایک مدرس کی حیثیت سے حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اور عظیم اسلامی مفکر اور ماہر تعلیم ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی کے الفاظ میں "ان گنت سامعین، مگر سب دم بخود کہ ایک آواز گونج رہی تھی جس میں عشق رسول ﷺ کا امرت گھلا

ہوتا۔لفظ سماعت پر یوں دستک دیتے جیسے آبشار کی پھوار پڑ رہی ہو۔لہجے کا زیر و بم پہاڑی ندی کے خروش کا آئینہ دار ہوتا۔جذب و انجذاب کا انوکھا منظر بھی آنکھوں نے دیکھا کہ ہزاروں آنکھیں ٹکٹکی باندھے ایک نورانی چہرے کو تکتی جائیں اور ہمہ تن گوش افراد یوں ساکن و جامد محسوس ہوتے جیسے ان میں روح ہی نہیں رہی۔"

"تدریس کا بنیادی عنصر علم ہی ہے۔شخصیت جاذب ہو۔علمی استطاعت کامل ہو اور ان دو اوصاف کے ساتھ اندازِ تدریس بھی دل نشیں ہو تو فنِ تدریس کے اعجازات رونما ہوتے ہیں۔مدرس کی شخصیت، علمی استعداد اور اندازِ تدریس کو حضرت محدث اعظم کے تدریسی کارناموں میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔شخصی وجاہت کو دیکھنے والا دیکھتا ہی رہے۔لفظوں کا امرت اس قدر شیریں کہ کان محوِ سماعت ہی رہیں اور موضوع کو تلامذہ کے ذہن کے مطابق اور علمی استعداد کی مناسبت سے یوں پیش کرنا کہ نافہمی کا کوئی عقدہ یا نارسائی کا کوئی شکوہ باقی نہ رہے۔مضمون واضح اور استنباط کا ہر رخ بے نقاب ہو جائے اور موضوعِ زیرِ بحث بہر پہلو الم نشرح ہو۔یہ تھا آپ کا تدریسی معیار۔"

"حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند بچھائی تھی۔اس لئے لفظ لفظ میں۔اشارے و کنائے میں اور نشست و برخاست میں موضوع سے بے پایاں محبت و خلوص مترشح تھا۔الفاظ منتخب مگر واضح ہوتے کہ وضاحت کلام اس کا تقاضا کرتی۔دورانِ درس طلباء عمومی کیفیت میں ڈوبے رہتے۔لیکن کیف مسلسل کے باوجود تفہیمِ کلمات و خطاب سے کوتاہی نہ ہوتی۔ہر الجھن پیش کی جاتی۔ہر وضاحت چاہی جاتی۔لفظی مغالطوں اور معنوی نارسائیوں کی تحلیل ہوتی اور ہر ممکن کوشش کی جاتی کہ کوئی طالبِ علم ذہنی گرہ لے کر نہ اٹھے تاکہ ایک استغناء کی سی کیفیت پیدا ہو۔"

اگر ہم اس دور پر نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت عیاں ہے کہ اس دور کے علماء کو

ایک آدھ وصف ہی کی وجہ سے شہرت ملی۔ اگر کوئی اعلیٰ پایہ کے مقرر ہیں تو تدریس کے میدان میں طاق نہیں۔ اگر کوئی تدریس کے ماہر ہیں تو زورِ قلم کی کمی ہے۔ اگر کسی کو تصنیف میں ملکہ حاصل ہے تو مناظرہ کے میدان میں پیچھے ہے۔ لیکن جب ہم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت کھلتی ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کی خاص عنایت اور نبی کریم ﷺ کا خصوصی کرم حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خصوصی شفقت اور آپ کے اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل آپ کو ہر میدان میں یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ آپ بیک وقت واعظ خوش بیاں عظیم مدرس، بے مثل محقق، بے مثال محدث، باکمال مصنف، اعلیٰ پایہ کے محقق و مفتی تھے۔ اور اتنی ساری خصوصیات و کمالات کسی اور شخصیت میں ملنا مشکل ہیں۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پانچ سال تک دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں مختلف علوم کی تدریس فرمائی اور پھر دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے قیام سے لے کر جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور (فیصل آباد) میں اپنے وصال تک حدیث شریف کا درس دیا۔ اور حدیث شریف کی اس انداز میں خدمت کی کہ شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے القابات سے سرفراز ہوئے۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ان تمام علوم میں کمال مہارت حاصل تھی جو حدیث فہمی اور احادیث مبارکہ کی تعلیم دینے کیلئے لازمی ہیں۔ چنانچہ حضور صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

"میری زندگی میں دو ہی باذوق پڑھنے والے ملے۔ ایک مولوی سردار احمد تھے اور دوسرے حافظ عبدالعزیز (جامعہ اشرفیہ اعظم گڑھ کے بانی)"

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دورۂ حدیث اور دیگر فنون کی تمام کتابیں عموماً خود پڑھاتے۔ اور آپ کے حلقہ درس میں زیادہ سے زیادہ طلباء حدیث شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ آپ کے درس حدیث میں خاص انفرادیت تھی۔ خالص

تحقیقی انداز میں تدریسی خدمات اور عشق رسول ﷺ کی شمع دلوں میں فروزاں کرنا جو کہ بریلی شریف کا طرز تعلیم تھا آپ نے بھی اس انداز کو اپنایا اور علمی میدان میں بے مثال کامیابیاں حاصل کیں۔ اور بقول حضرت علامہ مولانا عطا محمد صاحب چشتی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔

"دنیا میں لوگ ہمیشہ اپنے اپنے مقاصد کے پیچھے بھاگتے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الحدیث کے تمام مقاصد خود ان کے پیچھے بھاگتے رہے ہیں۔"

حضور محدث اعظم پاکستان اس حد تک عشق رسول ﷺ سے سیراب تھے کہ احادیث مبارکہ میں جہاں کہیں بھی حضور ﷺ کی صحت وعلالت، قوت وطاقت، تبسم وغم کی کیفیات کا ذکر ہوتا آپ وہ واردات وحالات بغیر کسی تصنع کے اپنے اوپر طاری فرما لیتے۔

جہاں کہیں مصطفیٰ کریم ﷺ کے تبسم کی روایت آتی آپ تبسم فرما کر سنت نبوی ادا فرماتے اور طلباء کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ فرماتے تم تبسم کرو اگر تبسم نہیں کر سکتے تو تبسم کرنے والوں جیسی صورت بنا لو کہ اس سے بڑھ کر زندگی میں تبسم کا اور کونسا موقعہ آئے گا۔ صحت وعلالت کے اثرات کی روایات کے دوران آپ ان آثار کا مظہر بن جاتے۔

درس حدیث کی ابتدا درود پاک اور قصیدہ بردہ شریف سے فرماتے اور اکثر درود استغاثہ شریف سوز وگداز کے ساتھ خود بھی پڑھتے اور طلباء سے بھی پڑھواتے۔

اللّٰھم صلّ علی بدر التمام — اللّٰھم صلّ علیٰ نور الظلام

اللّٰھم صلّ علیٰ مفتاح دار السّلام — اللّٰھم صلّ علیٰ شفیع جمیع الانام

یا امام الرسل و یاسندی — انت باب اللہ و معتمدی

فبد نیای و آخرتی — یا رسول اللہ خذ بیدی

اللہ کریم نے آپ کو بے پناہ حافظہ کی قوت عطا فرمائی تھی۔ کسی کتاب

کے ایک دفعہ مطالعہ کے بعد سالہا سال تک عبارت ومطالب ذہن نشین رہتے متن کی شرحیں اور مضامین حتیٰ کہ صفحات کے نمبر تک یادرہتے۔ اکثر احادیث مبارکہ کا قرآن حکیم سے استنباط فرماتے اور آیات قرآنیہ کے مفاہیم کو حدیث نبوی سے واضح فرماتے۔ اس خداداد صلاحیت کی وجہ سے شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالعزیز مبارک پوری آپ کو"عدل العلم"یعنی علم کی گھڑی کہا کرتے۔

درس وحدیث وعظ وتبلیغ رشد وہدایت کی مصروفیات جب حد درجہ ہوں تو تحقیق وتصنیف کی جانب توجہ کم رہتی ہے لیکن تمام تر مصروفیات کے باوجود حضور محدث اعظم پاکستان اس میدان میں بھی سرخرو رہے۔ آپ کی عربی واردو تصانیف جس میں کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ۔ علم وتحقیق کا نادر نمونہ ہیں۔ اگرچہ ان مسودات میں ضخیم کتابیں کم ہیں لیکن انداز تحریر دلنشیں اور دلائل سے مسجع ہے اور جامعیت اس قدر ہے کہ جن موضوعات پر حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قلم اٹھایا مزید کتب سے استفادہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

استفتاء کے میدان میں بھی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تحقیق وتفہیم بڑا فاضلانہ ہے۔ فتویٰ نویسی میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کے بیشتر فتاویٰ مفصل ومحقق ہیں۔ آپ کا ایک ممتاز وصف یہ بھی ہے کہ آپ بلاغت وجامعیت کے ساتھ دلائل کو ضرور بیان فرماتے۔ جو فتاویٰ گستاخان خداو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تردید میں لکھے گئے وہ بھی غیرت مذہبی اور ردعمل کا نادر نمونہ ہیں۔

آپ فتویٰ جاری کرنے سے پہلے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر اچھی طرح غور فرماتے۔ دلائل وبراہین کے مطابق موقف متعین اور واضح فرماتے۔ حق بات واضح ہو جانے پر جو فتویٰ صادر فرماتے اس میں ترمیم وتنسیخ کبھی نہ ہوتی۔ خواہ اس کے لئے کتنا ہی دباؤ کیوں نہ پڑے۔ ساری عمر آپ نے بغیر کسی معاوضہ کے صرف دینی ومذہبی فریضہ کی تکمیل کے لئے فتاویٰ جاری کئے ہر

شخص ہر وقت آپ سے فتویٰ لے سکتا تھا آپ نے فتویٰ پر کبھی معاوضہ قبول نہ کیا بلکہ ہمیشہ اپنے تلامذہ و متوسلین کو نصیحت فرماتے کہ فتویٰ نویسی، وعظ و تقریر پر کوئی معاوضہ طلب نہ کریں۔

میدان مناظرہ میں آپ کو عالیشان فتوحات حاصل ہوئیں۔ جب بھی آپ نے مناظرہ میں حصہ لیا مخالفین کو راہ فرار ہی اختیار کرنا پڑی۔ ایک مناظر کے اندر کئی خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ذہانت سب سے اہم وصف ہے۔ محدث اعظم پاکستان حد درجہ ذہین تھے۔ زمانہ طالب علمی ہی سے آپ کے اساتذہ آپ کی ذہانت کے معترف تھے۔ اجمیر شریف میں زمانہ طالب علمی میں آپ اپنے ہم درس ساتھی کے ساتھ مناظرہ کی مشق میں معروف تھے اور علمی و عقلی استعداد کو استعمال کرتے ہوئے زبردست دلائل سے اپنے مؤقف کے حق میں اور مخالف کے اعتراضات کا جواب دے رہے تھے۔ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ یہ سب کاروائی باہر کھڑے ملاحظہ فرما رہے تھے۔ جب اس کاروائی کا اختتام ہوا تو آپ نے آگے بڑھ کر آپ کو سینے سے لگا لیا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور مزید ترقی و درجات کی دعا دی۔

قوت حافظہ بھی ایک مناظر کیلئے بہت ضروری ہے اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا آپ کی نظر سے جو کتاب یا سبق ایک دفعہ گزر جاتا ساری عمر یاد رہتا۔ آپ نے تحریری اور تقریری دونوں طرح کے مناظروں میں اہل سنت کی ترجمانی کی اور سچ تو ہے کہ نمائندگی کا حق ادا کیا اور بے مثال فتوحات سے سرفراز ہوئے۔

تحریری مناظروں میں ''غیر مقلدین سے سوالات'' ''ثناء اللہ امرتسری (غیر مقلد) سے سوالات'' ''آٹھ رکعت بیس تراویح پر سوالات'' ''علامہ مشرقی سے اس کی خاکسار تحریک سے متعلق سوالات'' اور علماء دیوبند سے ان کے مجموعہ مکاتیب'' ''موت کا پیغام، دیوبندیوں کے نام'' بے نظیر اور جامعیت و استدلال

کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔تقریری مناظروں میں مرزائیوں، دیو بندیوں، غیر مقلدوں، چکڑالویوں وغیرہ سب نے آپ سے شکست فاش کھائی۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تربیت نرالا تھا۔طلباء کو درس وتدریس کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں باوقار سنجیدہ اور متانت سے بھرپور زندگی گذارنے کا درس دیتے۔دوران تدریس ہر قسم کے سوال واعتراض کا مدلل جواب دیتے اور طلباء کی مکمل تسلی وتشفی کے بعد ہی سبق آگے بڑھاتے۔طلباء کو مولانا صاحب، حافظ صاحب، مولوی صاحب، کہہ کر بلاتے۔لائق اور ذہین طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے اور خوشی کا اظہار کرتے۔طلباء کی مالی امداد بھی اپنی گرہ سے فرماتے۔اکثر احباب کو تاکیدا فرماتے ''طلباء اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں ان کا احترام کریں۔''

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہر نشست اور ہر مجلس وعظ ونصیحت سے بھرپور ہوتی۔حاضرین کی مناسبت سے ارشادات فرماتے۔جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع، دلپذیر ہوتا، لوگ دور دراز سے جمعہ کا وعظ سننے کے لئے آتے۔تقریر شروع ہونے سے پہلے ہی مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر جاتی۔اس کے علاوہ آپ احباب ومعتقدین کی خواہش پر مختلف مجلسوں میں بھی خطاب فرماتے رہے۔آپ کے انداز وعظ وبیاں کو مولانا محبوب رضا خان صاحب نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

''مولانا کے یہاں رعد کی گونج، بادل کی گرج، بجلی کی تڑپ، شبنم کا رس، نسیم کی خنکی، کلی کا رنگ، نرگس کی نظر، شمع کا سوز، پروانہ کا جذب، صبح کا نور، آفتاب کی چمک، ماہتاب کی دمک، آبشار کا بہاؤ، سمندر کے مدوجزر کا نہایت حسین امتزاج نظر آئے گا جو سامعین کو اپنی طرف اس زور سے کھینچتا ہے کہ وہ دوسری طرف اپنی توجہ منعطف ومبذول کر ہی نہیں سکتے۔محاکمات کا عالم پیش کر کے سامعین کے اذہان کو مسخر کر لیتے ہیں۔نکتہ سنجیاں فرماتے جاتے ہیں۔بات میں بات پیدا کر کے رموز وحقائق کو نہایت آسانی اور روانی سے بیان فرماتے

جاتے ہیں اور اپنے دعویٰ کو دلیل سے اس قدر تقویت پہنچاتے ہیں کہ مخالف بھی سنر انداز ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہی معراج خطابت ہے۔"

حضرت شیخ الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے علم وسیع اور ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے بھی سرفراز فرما رکھا تھا۔ آپ سائل کے مدعا کو سمجھ کر فوراً ایسا جواب عطا فرماتے کہ نہ صرف سائل مطمئن ہو جاتا بلکہ آپ کے علمی مقام اور حاضر جوابی کا معترف ہو جاتا۔ چنانچہ مفتی غلام سرور قادری بیان کرتے ہیں کہ "حضرت محدث اعظم میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث فرماتے ہوئے فرمایا: خدا تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضور سرور عالم ﷺ کے واسطہ ووسیلہ کے بغیر نہیں ملی تو دوسری نعمتیں کیسے مل سکتی ہیں"

میں نے از راہِ استفسار عرض کی کہ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔

ترجمہ: ہم نے خضر (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے علم دیا۔

یہاں تو حضور ﷺ کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے جامع لفظوں میں فوراً جواب عنایت فرمایا کہ: "عدم ذکر، عدم وجود کو مستلزم نہیں"۔ پھر وجد کرتے اور جھومتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا:

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

یعنی تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام، حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ سے اسی طرف فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا سے پانی کا چلو لے کر یا باران رحمت سے چھینٹے پاکر پیاس بجھاتا ہے۔

تمام حاضر طلباء نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

مناظرہ بریلی میں عظیم فتح پر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان ﷫ نے آپ کو تاج فتح پہناتے ہوئے فرمایا "سردار احمد سرٔ بدار احمد" "یعنی سردار احمد سرکار دو عالم کے گھر کی زیارت سے مشرف ہوں۔"

اس دعا نے آپ پر وجد کی کیفیت طاری کردی اور آپ نے فرمایا۔

"استاد محترم نے دعا دی ہے اب انشاء اللہ دربار رسالت ﷺ کی حاضری نصیب ہوگی۔" شوال المکرم 1364ھ / اکتوبر 1945ء میں بحری جہاز کے ذریعہ پہلی بار حرمین طیبین حج کے لئے روانہ ہوئے اس سفر مبارکہ میں حضور مفتی اعظم ہند، مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب، شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مولانا عبدالحامد بدایونی و دیگر جید علماء کی ہمراہی نصیب ہوئی۔ حرمین شریفین میں کبھی مفتی اعظم ہند اور کبھی آپ نماز کی امامت فرماتے اور آپ نے کبھی نجدی اماموں کی اقتداء میں نماز ادا نہ کی۔ آپ نے ساڑھے تین ماہ تک حرمین شریفین میں قیام فرمایا۔

آپ نے مسجد نبوی شریف میں اصحاب صفہ کے مقام پر ختم بخاری شریف کی سعادت بھی حاصل کی تھی جس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد عبدالرشید جھنگوی لکھتے ہیں: حضور شیخ الحدیث والتفسیر الشاہ ابوالفضل صاحب قبلہ پہلی دفعہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وعنایۃ کے قیام کے ایام میں اصحاب صفہ کے مقام پر بخاری شریف کا مکمل ختم فرمایا تھا۔ کتاب بخاری شریف حضرت قبلہ مولانا محمد ضیاء الدین احمد قادری سے لی تھی۔ ختم شریف کے دن شیخ المحدثین محمد الحافظ تیجانی نے سند حدیث حضور ممدوح موصوف کو عنایت فرمائی تھی۔ جو بخاری شریف پر تحریر تھی۔ جب فقیر کی حاضری ہوئی حسب سنت پیر و مرشد خود فقیر نے

مولانا محمد ضیاالدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے کے لئے بخاری شریف طلب کی، تو آپ نے وہی نسخہ پڑھنے کے لئے عنایت فرمایا۔ اس پر وہ سند منقول تھی۔ میں نے اسے نقل کر کے حضرت پیرو مرشد قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر کیا تھا۔ ایک موقعہ پر خود حضرت محدث اعظم نے بھی ارشاد فرمایا تھا: بفضلہ تعالیٰ فقیر نے روضہ اقدس سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر صحیح بخاری شریف مکمل ختم کی ہے۔ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے شرف حاصل ہوا۔"

حضور شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کو واپس ہندوستان کے لئے ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ/ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جدہ بندرگاہ پر پہنچنا تھا۔ پروگرام کے مطابق آپ کا قیام حرمین شریفین میں صرف دو ماہ سات دن تھا۔ مگر یہ عاشق صادق دیار حبیب میں ساڑھے تین ماہ تک قیام پذیر رہا۔ جب اپنے استاذ محترم حضرت مفتی اعظم بریلوی کے ہمراہ وطن واپس تشریف لائے تو اکثر سٹیشنوں پر آپ کا شاندار استقبال ہوا۔ بریلی، مضافات بریلی اور آپ کے وطن مالوف میں اس خوشی میں متعدد مبارکبادی کے اجلاس ہوئے۔

دوسری بار ذی قعدہ 1375ھ جون 1956ء میں لائل پور (فیصل آباد) سے بذریعہ ٹرین کراچی تشریف لے گئے اور جون کے آخری ہفتہ میں بذریعہ بحری جہاز حرمین شریفین روانہ ہوئے۔ جدہ اترتے ہی آپ نے مدینہ منورہ حاضری کی کوشش شروع کر دی اور اسی شام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ طلب فرمایا۔

گیارہ روز مدینہ منورہ میں بارگاہ مصطفیٰ سے فیض یاب ہونے کے بعد 5 ذی الحج کو آپ مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے۔ مکۃ المکرمہ سے منیٰ عرفات کا سفر آپ نے پیدل طے فرمایا۔ مناسک حج کے بعد آپ دوبارہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور تینتالیس روز تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہنے کے بعد دوبارہ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ پورے سفر کے دوران محافل میلاد ہوتی رہیں۔ اور

دیگر ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام سے ادبی وعلمی نشستیں بھی ہوتی رہیں۔

19 صفر المظفر 1376ھ ستمبر 1956ء کو کراچی پہنچے اور 24 صفر مطابق یکم اکتوبر کو فیصل آباد تشریف لے آئے۔ فیصل آباد اسٹیشن پر احباب نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا اور جلوس کی صورت میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام تشریف لائے۔

سید العارفین حضور داتا گنج بخش سید ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو خاص عقیدت تھی۔ آپ حضور داتا صاحب کے مزار پر انوار پر ہر ماہ حاضری دیتے۔ آپ اپنے احباب کو بھی تلقین فرمایا کرتے کہ داتا صاحب کے حضور حاضری دیا کریں۔ دربار شریف حاضری میں آپ کا یہ معمول تھا کہ مزار شریف کے سامنے مغربی جانب مزار شریف کی طرف منہ کر کے چند منٹ کھڑے ہوتے اور دعا فرماتے۔

وقت کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے اور اس بات کے پیش نظر کہ عامۃ الناس کو دین کے بنیادی مسائل سے کیسے آگاہ اور روشناس کیا جائے حضور محدث اعظم پاکستان نے ایک انجمن بنانے کا پروگرام بنایا۔ طے پایا کہ اس انجمن کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً دینی اصلاحی تقریبات کا انعقاد کیا جائے۔ خاص ایام کو احسن طریقے سے باقاعدہ منایا جائے اور پروگراموں میں وقت کے جید علماء اور سکالر حضرات کو دعوت دی جائے تاکہ عامۃ الناس کی اصلاح بھی احسن اور مربوط طریقے سے کی جاسکے۔ اس انجمن کا نام انجمن فدایان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضور محدث اعظم پاکستان نے ہی تجویز فرمایا۔ آپ نے اس کی سرپرستی قبول فرمائی اور حضور جیلانی میاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف بھی اس موقع پر موجود تھے۔

اس انجمن فدایان رسول نے دعوت وتبلیغ کا بیڑا اٹھایا اور مسلسل تقریبات ومحافل کا انعقاد کر کے عوام الناس کو یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ وہ دینی مسائل اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے مکمل آگاہی حاصل کر سکیں۔

نائب اعلیٰ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان نے قلیل مدت میں دین

حنیف کی خدمت اس انداز میں کی کہ اس کی نظیر عالم میں ملنا مشکل ہے۔ عشق رسول ﷺ سے سرشار ساری زندگی قال قال رسول اللہ ﷺ کا درس دیتے گذری۔ آپ کی محنت وقت کی محتاج نہ تھی۔ دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، سردی ہو یا گری آپ مسلسل محنت اور لگن کے ساتھ معروف عمل رہے۔ آپ نہ تندیٔ باد مخالف سے گھبرائے اور نہ راہ میں حائل مشکلات سے۔ صورت خورشید زندگی گذارنے والے اس مرد درویش نے ہر ایک کو ضیاء بار کیا۔

۱۳۷۹ھ ۱۹۶۰ء میں سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ و مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں، جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت شیخ الحدیث کی بے مثال مقبولیت و محبوبیت کو ملاحظہ فرمایا اور ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا:

"فقیر بے بضاعت نے اس سال ۱۳۷۹ھ میں جامعہ رضویہ لائل پور (فیصل آباد) کے جلسہ دستار فضیلت میں شرکت کی۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ بریلی کے ایک لعل بے بہا کو لائل پور میں درخشاں دیکھا۔ جس کی آب و تاب سے پنجاب کو چمکتا ہوا اور جس شمع ہدایت کے گرد ہزاروں پروانوں کو تصدق ہوتے ہوئے دیکھا۔ وہ عظیم الشان مجمع اہل حق کا اہل سنت کا دیکھا جس کی مثال اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف میں دیکھتا ہوں اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں نظر آتی ہے۔ ویسا ہی یا اس سے بدرجہا زائد۔

علماء، فضلاء، مشائخ، عوام و خواص، محبان رسول اللہ ﷺ اور فدایان حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اس نائب اعلیٰ حضرت خلیفہ حضرت حجۃ الاسلام، شمع ہدایت، فخر اہل بریلی، محدث بے مثال، فقیہ باکمال کے گرد اگرد مجتمع ہیں۔

یہ ثمرہ اخلاص کا ہے۔ یہ ثمرہ محبت اعلیٰ حضرت کا ہے۔ یہ نتیجہ ان انتھک دینی خدمات کا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب اطال اللہ عمرہ

وعافاہ اللہ من جمیع المحن کو دنیائے رضویت وسنیت میں وہ مقام حاصل ہو گیا جس میں کوئی ان کا ہمسر و مقابل نہیں۔"

مسلسل محنت شاقہ سے آپ کی طبیعت کمزور ہوتی رہی لیکن پھر بھی آپ اسی شان کے ساتھ مجاہدانہ کردار ادا کرتے رہے۔ نقاہت اور کمزوری کے باوجود درس وتدریس اور دیگر مشغولات میں کمی نہ آئی۔ جس کی وجہ سے ذیابیطس اور بلڈ پریشر اپنا اثر دکھانے لگا۔

25 صفر 1381ھ 18 اگست 1961ء کو عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر آپ جلسہ گاہ تک بڑی مشکل سے تشریف لائے۔ اس عرس پر ملک بھر سے ہزاروں تلامذہ و مریدین اور اکابر علماء ومشائخ کا اجتماع تھا۔ احباب نے مشورہ دیا کہ آپ اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا قاضی فضل رسول صاحب کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمائیں جو اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ چنانچہ آپ نے حاضرین کی موجودگی میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ عرس کے بعد احباب اور طلباء کے مشورہ سے ربیع الثانی میں آپ مری، ایبٹ آباد اور ہری پور میں بغرض تبدیلی آب وہوا قیام پذیر رہے۔ ہری پور میں بھی جہاں آپ انتیس روز قیام فرما رہے۔ روزانہ محفل نعت منعقد ہوتی اور آپ تفاسیر واحادیث مبارکہ کا مطالعہ فرماتے رہتے۔ ہری پور میں آپ کی صحت کافی بہتر ہو گئی۔ تو آپ نے لائل پور واپس جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ لائل پور پہنچ کر آپ دوبارہ دورۂ حدیث میں مشغول ہو گئے۔ غیر مقلدین کی اہلحدیث کانفرس کے جواب میں 9/11 جمادی الاخر 1381ھ/ 26/24 نومبر 1961ء میں دھوبی گھاٹ میں عظیم الشان فقید المثال عرس امام اعظم رضی اللہ عنہ منعقد فرمایا۔ ملک کے طول وعرض سے ہزارہا علماء ومشائخ اور عقیدت مند شریک ہوئے۔ لائل پور کی سرزمین پر اس سے پہلے اس قدر عظیم الشان اجتماع پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

عرس امام اعظم کے موقع پر آپ کی صحت وتندرستی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ علماء اور احباب کے پر زور اصرار پر آپ نے ایک ڈیڑھ ماہ آرام کیا لیکن اس دوران بھی گاہے بگاہے دورۂ حدیث میں مشغول رہے۔

شعبان 1381ھ، جنوری 1962ء میں سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقعہ پر آپ کی صحت بہت کمزور تھی۔ اس موقعہ پر احباب اور خصوصاً کراچی کے ارادت مند حضرات نے اصرار کیا کہ آپ بغرض علاج کراچی تشریف لے چلیں۔ ڈیڑھ دو ماہ علاج کے بعد آپ 3 مئی 1962ء کو لائل پور تشریف لے آئے اور دوبارہ درس وتدریس میں مشغول ہو گئے لیکن یہ سلسلہ خرابی صحت کی وجہ سے زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ احباب کے پر زور اصرار پر دوبارہ ستمبر 1962ء میں ایبٹ آباد، ہری پور اور مری تشریف لے گئے لیکن صحت دن بدن گرتی رہی۔ آپ اوائل جمادی الاولیٰ 1382ھ اکتوبر 1962ء میں واپس تشریف لے آئے۔ انہیں ایام میں آخری مرتبہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گہر بار پر سخت علالت کے باوجود حاضری دی اور بااصرار دربار عالیہ کے اندر تشریف لے گئے۔ لائل پور میں طبیعت بحال نہ ہو رہی تھی۔ چنانچہ احباب کراچی خصوصاً مفتی ظفر علی نعمانی کی التجا و اصرار پر 19 جمادی الاول 1382ھ 19 اکتوبر 1962ء میں بعد جمعہ بذریعہ ٹرین کراچی روانہ ہوئے۔ کراچی قیام کے دوران بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام آپ کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ 25 رجب المرجب 1382ھ 23 دسمبر 1962 تک آپ کی طبیعت اچھی رہی لیکن 27 رجب کو کمزوری بہت بڑھ گئی۔

29 رجب کو استغراقی کیفیت طاری ہو گئی۔ دونوں ہاتھ بندھ گئے اور ہر سانس کے ساتھ اللہ ہو، اللہ ہو کی آوازیں آنے لگیں۔ اسی دوران پیر سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سفیر عراق تشریف لائے۔ جب تک نبیرۂ غوث اعظم تشریف فرما رہے آپ ان کے دیدار سے فیض یاب ہوتے رہے گویا ان میں حضور غوث اعظم

ﷺ کا دیدار فرما رہے تھے۔ رات بارہ بجے کے قریب سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی تو آکسیجن لگا دی گئی۔ جس سے آپ کی آواز صاف ہو گئی اور اللہ ہو کی آواز ہر سانس کے ساتھ آ رہی تھی۔

یکم شعبان المعظم 1382ھ 29 دسمبر 1962ء جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب رات ایک بجکر چالیس منٹ پر علم و فضل و عرفان کا یہ بحر بیکراں رشد و ہدایت کا منبع اور آفتاب سنیت غروب ہو گیا۔ بقول حضور مفتی اعظم ہند۔

رہبر راہ ہدیٰ تھا لاکلام
سنیوں کا مقتدا جاتا رہا

اس اندوہناک خبر نے پورے عالم اسلام کو ہلا کر رکھ دیا۔ جسد مبارک بذریعہ ہوائی جہاز لانے کا پروگرام بنایا گیا لیکن ہوائی سروس والوں نے کہا کہ بیک وقت جسد مبارک کے ساتھ زیادہ نشستیں مہیا نہیں کی جا سکتیں چنانچہ شاہین ایکسپریس میں خصوصی بوگی کا انتظام کیا گیا۔ کراچی میں وصال کی خبر کے ساتھ ہی عقیدت مندوں کا تانتا بندھ گیا۔ کراچی میں آپ کو غسل دیا گیا جنازہ تیار کر کے آرام باغ لایا گیا۔ حضور صدر الشریعہ کے صاحبزادے علامہ مولانا عبد المصطفیٰ الازہری نے نماز جنازہ کی امامت کی سعادت حاصل کی اور نماز جنازہ کے بعد چہرۂ انور کی زیارت کروائی گئی اور جسد مبارک تابوت میں رکھ کر ریلوے اسٹیشن لایا گیا۔ بہت سے اکابر علماء کرام بھی جسد مبارک کے ہمراہ عازم لائل پور ہوئے۔ راستے میں کوٹری، حیدر آباد، شہداد پور، نواب شاہ، خیر پور، رحیم یار خان، خانپور، خانیوال، عبد الحکیم، شور کوٹ غرضیکہ ہر سٹیشن پر مشتاقان دید کا جم غفیر اکٹھا ہوتا جو درود و سلام پڑھتا ہوا زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔

لائل پور میں شاہین ایکسپریس کے پہنچنے کا وقت صبح سوا نو بجے کا تھا لیکن عشاق صبح ہی سے ریلوے اسٹیشن پہنچنا شروع ہو گئے اور ٹرین کی آمد سے پہلے ہی سٹیشن پر تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ جوں ہی گاڑی سٹیشن پر پہنچی تو فضا نعرۂ تکبیر

ورسالت اور شیخ الحدیث زندہ باد۔ محدث اعظم زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔
تابوت کو ٹرین سے اتار کر چارپائی پر رکھا گیا اور چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ کندھا دینے کی سعادت حاصل کرسکیں۔
لاکھوں لوگ جنازہ کے جلوس کے ہمراہ تھے۔ عورتیں اور بچے جنازہ کے راستے میں چھتوں پر کھڑے ہوکر نظارہ کررہے تھے۔ جب جنازہ کا جلوس کچہری بازار میں داخل ہوا تو سب نے دیکھا کہ تابوت مبارک پر "محسوس نور" کی بارش برس رہی ہے اور نور کی اس پھوار کو دیکھ کر اپنے مسرور وشاد تھے اور مخالفین حیران۔ جب جنازہ چوک گھنٹہ گھر پہنچا تو اس نور نے دبیز چادر کی صورت اختیار کرلی اور سارا تابوت اس میں چھپ گیا۔ نور کے اس نظارہ کے ہزاروں عینی شاہد آج بھی موجود ہیں اور اس وقت کے تمام اخبارات نے بھی اس واقعہ کو نمایاں اہمیت کے ساتھ شائع کیا۔ آپ کا جنازہ جھنگ بازار کے راستے جامعہ رضویہ لایا گیا۔ وقت وصال سے تدفین تک تین دن آپ کا چہرہ مبارک پرنور اور متبسم رہا۔ جنازہ دوبارہ رہائش گاہ سے اٹھایا گیا اور دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں لے جایا گیا جہاں قبلہ پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر دامت برکاتہم کی اجازت سے مولانا عبدالقادر صاحب نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حاضرین کی تعداد لاکھوں میں تھی اور فیصل آباد کے در ودیوار گواہ ہیں کہ آج تک جبکہ آبادی میں کئی گنا اضافہ ہوچکا ہے اس قدر جم غفیر کسی اور جنازہ میں ہمیں دیکھنے کو نہ ملا۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کا جسدِ اطہر سنی رضوی جامع مسجد میں لایا گیا اور مسجد سے ملحقہ انجمن فدایان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دفتر میں زیارت کیلئے رکھ دیا گیا۔ رات سوا سات بجے آپ کی وصیت کے مطابق مسجد کے صحن سے ملحقہ درجہ حفظ کے طلباء کی درسگاہ میں تدفین کی گئی۔

آپ کے وصال پر پورا برصغیر غمگین تھا۔ اکابر علماء کرام اور مقتدر مشائخ عظام نے جنازہ میں شرکت کی ختم قل شریف اور عرس جہلم میں بھی ہزاروں افراد نے حاضری دی۔ پوری دنیا سے تعزیت نامے موصول ہوئے۔

بڑے مقتدر شعراء کرام اور علماء کرام نے منظوم ہدایا بھی پیش کیے اور تواریخ وصال نکالیں۔ آپ کے مزار پر انوار کی تکمیل ہو چکی ہے اور سنی رضوی جامع مسجد کی عظیم الشان اور پر شکوہ بلڈنگ کے ساتھ اس کی مناسبت اسی طرح ہے جس طرح کہ انگوٹھی میں نگینہ ہو۔ آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے اور آپ کا عرس ہر سال 29/30 رجب المرجب کو منایا جاتا ہے۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیچھے سنی رضوی جامع مسجد، دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام۔ اپنے صاحبزادگان اور ذہین و فطین شاگرد علماء کرام کی کثیر تعداد بطور یادگار چھوڑی۔

آج سنی رضوی جامع مسجد اور اس سے ملحقہ مزار محدث اعظم پاکستان تعمیر کا نادر نمونہ ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جانشین و سجادہ نشین محدث اعظم حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم کو حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی ہی میں اپنا خلیفہ و جانشین اور سنی رضوی جامع مسجد کا متولی مقرر فرمایا اور جامعہ رضویہ کے انتظام و انصرام کیلئے ایک انجمن تشکیل دی گئی جس کا نام "جمعیت رضویہ" رکھا گیا اور اتفاق رائے سے حضور صاحبزادہ صاحب کو اس کا پہلا صدر و مہتمم مقرر کیا گیا۔ قبلہ حضرت صاحب کے وصال سے لے کر 1982ء تک حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر دامت برکاتہم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے صدر و مہتمم رہے۔ اس عرصہ میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام مسلسل ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور دین حقہ کی خدمت میں صف آراء رہا۔ پاکستان بھر کے مدارس اہلسنت میں اسے مرکزی حیثیت حاصل رہی اور یہاں سے حضور محدث اعظم کی نگاہ فیض کی بدولت علم و حکمت کے چشمے پھوٹتے رہے اور تشنگان علم سیراب ہوتے رہے۔ جامعہ رضویہ کی مسلسل دیکھ بھال کی وجہ سے سنی رضوی جامع مسجد اور مزار اقدس کی تعمیر سست رہی۔ اس کے علاوہ

صاحب سجادہ کے ذہن میں جن دوسرے منصوبوں کے قائم کرنے کا پروگرام تھا جامعہ کی مصروفیات اس میں آڑے آ رہی تھیں۔ چنانچہ آپ نے 1982ء میں جامعہ رضویہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنی تمام توجہ سنی رضوی جامع مسجد اور آستانہ عالیہ محدث اعظم کی تعمیر احباب اہلسنت سے ملاقات اور دعوت وارشاد پر مرکوز کر دی۔

پرشکوہ سنی رضوی جامع مسجد اور آستانہ عالیہ محدث اعظم ﷫ اپنی مثال آپ ہیں۔ مسجد کا بہت بڑا کمپلیکس تعمیر ہو چکا ہے دیگر منصوبوں کی تکمیل کے لئے حضور صاحبزادہ صاحب کے حکم پر ایک ٹرسٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا نام ''محدث اعظم فاؤنڈیشن'' رکھا گیا اور حضور پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر اس کے مینجنگ ٹرسٹی اور متولی سنی رضوی جامع مسجد و آستانہ عالیہ محدث اعظم پیرزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی اس کے ڈپٹی مینجنگ ٹرسٹی مقرر ہوئے۔ اس ٹرسٹ نے تعلیم اور صحت کے میدان میں کام کرنے کی ٹھانی۔ پہلے محدث اعظم فری ڈسپنسری قائم کی گئی۔ جسے آہستہ آہستہ میڈیکل کمپلیکس کی صورت دے دی گئی اور لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی اور ایکسرے کی سہولیات سے آراستہ کیا گیا۔ مسجد ہی سے ملحقہ محدث اعظم پبلک ایلیمنٹری سکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں بچیوں کیلئے حفظ قرآن کی سہولت بھی موجود ہے۔ اب چنیوٹ کے قریب 111 کنال اراضی خرید کر وہاں اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم قائم کر دی گئی ہے۔ یہ یونیورسٹی تعمیر اور سہولیات کے اعتبار سے ایک منفرد ادارہ ہے۔ طلباء کے لئے بہت بڑا ہاسٹل، دفاتر کا عظیم الشان بلاک اور ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر ہو چکی ہے۔ طلباء کے چار تعلیمی سال مکمل ہونے کو ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں جدید تعلیم کے لئے سکول کی رجسٹریشن مکمل ہو چکی ہے اور طلباء، سکول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کالج کی رجسٹریشن بھی مکمل ہونے والی ہے اور ساتھ ہی ایف اے، بی اے، ایم اے کی سہولیات بھی میسر ہو جائیں گی۔ کمپیوٹر سیکشن کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ طلباء اور گردو نواح کی فیکٹریوں اور گاؤں کے

لوگوں کی سہولت کے لئے فری ڈسپنسری بھی کام کر رہی ہے جس سے روزانہ سینکڑوں مریض استفادہ کر رہے ہیں۔اب اس ڈسپنسری میں ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی ہے۔مزار اقدس حضور محدث اعظم بھی تعمیر کا ایک نادر شاہکار ہے۔سنی رضوی جامع مسجد سے متصل مزار شریف مکمل ہو چکا ہے۔مسجد کا ایک روپیہ بھی مزار شریف کی تعمیر کے لئے خرچ نہیں کیا گیا اور تمام تر اخراجات صاحب سجادہ نے اپنی گرہ سے ادا کئے ہیں۔مزار شریف کی عقبی جانب سہ منزلہ بلڈنگ میں عملہ کی رہائش گاہیں اور مہمان خانہ تعمیر کیا گیا ہے۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے نامور اور لائق شاگردوں کی ایسی کھیپ تیار کی جنہوں نے مسلکِ اعلیٰ حضرت اور تعلیمات محدث اعظم کو پھیلانے میں قابلِ قدر کردار ادا کیا چند تلامذہ کے تعارف پیشِ خدمت ہیں۔

مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف

علامہ مولانا ابراہیم رضا خان، حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں۔اسی نسبت کے پیش نظر حضور محدث اعظم انہیں اپنی مسند پر اپنے ساتھ بٹھا کر پڑھاتے تھے۔آپ زبردست عالم، فاضل، محقق اور مفسر تھے۔دار العلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے مہتمم و شیخ الحدیث بھی رہے۔ہزاروں علماء کو فیض یاب فرمایا اور ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' جاری فرمایا۔

مخدوم ملت علامہ سبطین رضا خان بریلوی

آپ برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں، آپ کو حضور محدث اعظم اور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے بھی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔آپ نے کثیر مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔حضور مفتی اعظم ہند سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

استاذ العلماء علامہ تحسین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

صدر مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

آپ علامہ سبطین رضا خان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کے والد ماجد علامہ حسنین رضا خاں بریلوی نے آپ کو تحصیل علم و دورۂ حدیث کے لئے جامعہ رضویہ فیصل آباد بھیجا۔ آپ نے دارالعلوم مظہر اسلام اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف میں شیخ الحدیث بھی رہے۔ آپ بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔

ریحانِ ملت علامہ ریحان رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف

آپ مفسر اعظم علامہ ابراہیم رضا خاں کے صاحبزادے اور حضور حجۃ الاسلام کے پوتے ہیں والد ماجد کے حکم پر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں حضور محدث اعظم کی خدمت میں شرف تلمذ طے کیا پھر طویل عرصہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے آپ دو مرتبہ نیشنل اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

شارحِ بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی

دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں حضور محدث اعظم سے درسِ حدیث لے کر سندِ فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں مدرس بھی رہے اور حضور مفتیٔ اعظم ہند شاہ مصطفےٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دارالافتاء میں مفتی کے فرائض سرانجام دیئے اور نائب مفتیٔ اعظم کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ آپ کثیر کتب کے مصنف بھی ہیں۔

شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی

آپ نے بھی بریلی شریف میں حضور محدث اعظم سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ وہیں آپ حضور مفتی اعظم ہند کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ دارالعلوم حزب احناف لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی بنیاد رکھی۔ حضور محدث اعظم کی وفات کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد تشریف لاکر شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ آپ نے انتھک محنت کی اور ہزاروں شاگردوں کو دولت علم سے آراستہ کیا۔ آپ نے کئی کتب بھی تحریر کریں۔ قرآن کریم کی تفسیر بھی لکھی اور بخاری شریف کی گیارہ جلدوں پر مشتمل ضخیم شرح بھی لکھی۔ آپ نے دارالعلوم جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد کی بنیاد بھی رکھی۔

استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

آپ ایک بلند پایہ محدث مفسر، مدرس اور مصنف تھے۔ آپ نے حضور صدر الشریعہ سے شرف تلمذ کے ساتھ ساتھ حضرت محدث اعظم پاکستان سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ مختلف مدارس میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے سینکڑوں تلامذہ ہیں۔ آپ کی پچیس کے قریب تصانیف ہیں جن میں سیرت مصطفےٰ جنتی زیور، کرامات صحابہ، عجائب القرآن، غرائب القرآن زیادہ مشہور ہیں۔

استاد العلماء علامہ غلام آسی پیا

آپ حضور محدث اعظم کے فاضل تلامذہ میں سے تھے۔ آپ حضور صدر الشریعہ کے برادر نسبتی اور رئیس التحریر علامہ ارشد القادری کے بڑے بھائی تھے۔ آپ نے رام پور انڈیا میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ علامہ ارشد القادری اور علامہ ضیاء المصطفیٰ مصباحی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

استاذ العلماء علامہ سید جلال الدین شاہ

آپ نہایت فاضل اور محقق تھے۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں حضور محدث اعظم سے دورۂ حدیث پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ بظاہر نابینا تھے لیکن علوم عربیہ کے حافظ تھے اور حافظ الحدیث کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ بھکھی شریف میں دار العلوم محمدیہ نوریہ رضویہ قائم کیا۔ ہزاروں طلباء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

استاذ العلماء علامہ محمد عبد الرشید جھنگوی

آپ حضور محدثِ اعظم کے جلیل القدر شاگردوں میں سے ہیں۔ زبردست مدرس بے مثال محقق ہیں۔ آپ کا شمار بڑے مناظرین میں ہوتا ہے۔ آپ فنِ خطابت کے بھی ماہر ہیں۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں حضور محدثِ اعظم سے سندِ فراغت حاصل کی۔ جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں میں صدر مدرس رہے۔ حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق اور علامہ عبد القادر احمد آبادی آپ کے اکابر شاگردوں میں سے ہیں۔ طویل عرصہ تک سنی رضوی جامع مسجد آستانہ عالیہ محدث اعظم فیصل آباد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جامعہ قطبیہ رضویہ جھنگ میں طویل عرصہ سے تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

استاذ العلماء پیر محمد فاضل نقشبندی آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف

آپ نے حضور محدث اعظم سے دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ نے شریعت وطریقت کے میدان میں قابل قدر کردار ادا کیا۔ تمام زندگی درس وتدریس اور رشد وہدایت میں گذاری۔

مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی

حضور صدر الشریعہ کے ساتھ ساتھ آپ نے حضور محدث اعظم سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ مدت تک حضور مفتیٔ اعظم کے دار الافتاء کے نامور مفتی

رہے۔ دارالعلوم مظہر اسلام میں درس وتدریس کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

مفتیِ اعظم علامہ مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی

آپ نے دارالعلوم مظہر اسلام بریلی میں حضور محدث اعظم سے درسِ نظامی کی تکمیل کی اور دورۂ حدیث حضور صدر الشریعہ سے پڑھا۔ آپ نے دارالعلوم مظہرِ اسلام بریلی شریف۔ دارالعلوم احمدیہ سنیہ چٹاگانگ اور دارالعلوم امجدیہ کراچی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ دارالعلوم امجدیہ کے دارالافتاء کی سرپرستی بھی فرمائی۔ آپ کے فتاویٰ پر مشتمل ''وقار الفتاویٰ'' تین جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔

شمس العلماء مفتی محمد نظام الدین سہسرامی

آپ زبردست عالم محقق اور فقیہ تھے۔ جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف میں حضور محدثِ اعظم سے اکتسابِ فیض کیا۔ بریلی شریف میں منظور سنبھلی سے حضرتِ محدث اعظم کے مناظرہ میں منطق کے موضوع پر سوال کر کے اسے لاجواب کر دیا۔ سہسرام کے علاوہ جامعہ سبحانیہ الہ آباد۔ جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف اور دیگر مدارس میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

شیرِ اہل سنت مولانا محمد عنایت اللہ قادری

آپ نے درسِ حدیث حضرت محدث اعظم سے بریلی شریف میں لیا پھر فراغت کے بعد کئی مدارس میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی وجہ شہرت بطور ایک نڈر بے مثل خطیب اور بے مثال و باطل شکن مناظر کے طور پر ہوئی۔ دنیائے اہلِ سنت نے آپ کو شیر اہل سنت کے نام سے سرفراز کیا۔

استاذ العلماء مولانا محمد نواز نقشبندی صدر مدرس بھکھی شریف

آپ نے بریلی شریف میں حضرت محدث اعظم سے درس حدیث لیا اور

اڑتالیس سال تک جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر گوجرانوالہ میں جامعہ مدینۃ العلم قائم فرمایا۔

ابوالشاہ علامہ عبدالقادر احمد آبادی

آپ احمد آباد گجرات کاٹھیاوار کے رہنے والے تھے۔ احمد آباد کے تبلیغی دورے کے دوران حضور محدث اعظم نے آپ کے دادا کے ہاں قیام کے دوران آپ کو انگریزی تعلیم کے حصول کی بجائے دادا کے علمی ورثہ کی جانشینی کی طرف راغب کیا۔ آپ کی طبیعت میں انقلاب برپا ہوا اور آپ بی اے کی تعلیم چھوڑ کر بریلی شریف حاضر ہوئے اور دینی تعلیم کا حصول شروع کیا۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ علی پور سیداں رہے پھر جامعہ رضویہ فیصل آباد تشریف لے آئے اور حضور محدث اعظم سے دورۂ حدیث مکمل کیا۔ حضور محدث اعظم کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت بھی آپ کے حصے میں آئی۔ حضرت محدث اعظم کے وصال کے بعد آپ نے جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی۔ آپ جامعہ رضویہ کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔

حضرت علامہ مولانا معین الدین شافعی

آپ حضور محدثِ اعظم کے ارشد تلامذہ وخلفاء میں سے تھے۔ بریلی شریف میں تعلیم کا آغاز کیا۔ پاکستان بنا تو حضور محدثِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ حدیث مکمل کیا۔ جامعہ رضویہ کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اور نائب ناظمِ اعلیٰ بھی رہے۔ پھر جامعہ قادریہ رضویہ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔

بحر العلوم شیخ الحدیث مفتی مختار احمد دیال گڑھی

آپ بھی بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ حضور محدثِ اعظم کے فاضل ومحقق شاگرد اور بہترین مفتی ومدرس تھے۔ آپ برسوں جامعہ رضویہ میں مدرس ومفتی رہے۔ پھر جامعہ قادریہ رضویہ میں مفتی ومدرس رہے۔

علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری

آپ حضور صدرالشریعہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے حضور محدث اعظم سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپ نے طویل عرصہ دارالعلوم امجدیہ کراچی میں خدمات سرانجام دیں، آپ جامعہ الازہر مصر سے بھی فارغ التحصیل ہیں، آپ دو مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ کراچی میں حضور محدث اعظم کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔

مجاہدِ ملت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی

آپ نے ابتدائی تعلیم بریلی شریف میں حاصل کی۔ پھر کوٹلی لوہاراں میں فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی سے اسباق پڑھے۔ پھر جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں میں مفتی آل حسن سنبھلی اور مولانا عبدالرشید جھنگوی سے درس نظامی کی مروجہ کتابیں پڑھیں پھر دورۂ حدیث حضور محدث اعظم پاکستان سے جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں پڑھا۔ آپ حضور محدث اعظم کے حکم پر گوجرانوالہ تشریف لے گئے اور جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم قائم فرمایا۔ آپ نے ایک ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' کے نام سے جاری کیا جو نصف صدی سے زائد عرصہ سے اہل سنت کی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ آپ نے اہل سنت کی تبلیغی اور دینی اصلاح کے لئے ''جماعت رضائے مصطفیٰ'' کے نام سے ایک جماعت بھی قائم کی۔

استاذ الاساتذہ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

آپ مدارس اہل سنت کی واحد نمائندہ تنظیم ''تنظیم المدارس'' کے ناظم اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ نے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں علامہ غلام رسول رضوی اور مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ پھر دورۂ حدیث حضور محدث اعظم پاکستان سے پڑھا۔ علامہ غلام رسول رضوی نے حضور محدث اعظم سے آپ کی خدمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے

لئے حاصل کیں۔ آپ نے علامہ غلام رسول رضوی کے ساتھ مل کر جامعہ نظامیہ رضویہ کی تعمیر و ترقی میں تاریخی کردار ادا کیا۔ پھر حضور محدث اعظم کے وصال کے بعد جب شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی فیصل آباد تشریف لے گئے تو جامعہ نظامیہ کے انتظامات کی تمام تر ذمہ داری آپ پر آ گئی۔ آپ نے جامعہ نظامیہ کی ایک شاخ شیخوپورہ میں بھی قائم کی۔ تنظیم المدارس کا احیاء آپ کا اہم کارنامہ ہے۔ تمام تر تنظیمی مصروفیات کے باوجود آپ تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ درجنوں علمی کتب اور مقالات آپ کی یادگار ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کی ترجمہ و تخریج کے بعد اشاعت آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ حضور محدث اعظم کی سوانح عمری کی اشاعت کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی۔

عالمی مبلغ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی ماریشس

آپ نے عالمی سطح پر حضور محدث اعظم کی تعلیمات کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ حضور محدث اعظم سے دورۂ حدیث پڑھا۔ آپ کے ساتھ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کا شرف بھی حاصل کیا، پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ گوجر خان اور ساہیوال میں جامعہ شرقیہ رضویہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر کولمبو تشریف لے گئے اور وہاں سے ماریشس تشریف لے گئے اور سنی رضوی سوسائٹی قائم کی اور مسجد و مدرسہ کی بنیاد رکھی پھر اس سوسائٹی کی شاخیں برطانیہ اور فرانس سمیت تقریباً اٹھارہ ممالک میں قائم کیں۔ آپ کے شعری مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

عاشق مدینہ حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی

آپ بیک وقت محقق و مدرس اور مناظر بھی تھے۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں طویل عرصہ تک صدر المدرسین اور نائب شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

علامہ مفتی محمد امین نقشبندی قادری

آپ حضور محدث اعظم کے اولین تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے جامعہ میاں صاحب شرقپور شریف میں علامہ غلام رسول رضوی سے درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کی اور دورۂ حدیث فیصل آباد میں حضور محدث اعظم سے پڑھا۔ جامعہ رضویہ ہی میں تدریس و افتاء کی خدمات سرانجام دیں۔ پھر جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد میں قائم فرمایا۔

علامہ مفتی محمد حسین قادری سکھروی

آپ اندور بھارت کے رہنے والے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت ہجرت کی اور دار العلوم امجدیہ میں مفتی ظفر علی نعمانی سے چند کتابیں پڑھیں پھر دورۂ حدیث حضور محدث اعظم سے پڑھا اور افتاء کی تربیت پائی۔ آپ ہی کے حکم پر سکھر تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ قادریہ رضویہ قائم فرمایا اور جامعہ غوثیہ رضویہ میں تدریسی خدمات بھی سرانجام دیں۔ آپ مجلسِ شوریٰ اور صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔

فیضِ ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی:

آپ حضور محدث اعظم کے نامور فاضل و محقق تلامذہ میں سے ہیں تحریری اور تدریسی میدان میں آپ نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے۔ آپ بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ کے مہتمم بھی رہے۔

فخر المدرسین مولانا علامہ ابوالفتح محمد اللہ بخش

حضرت محدث اعظم سے آپ نے درس حدیث لیا کچھ عرصہ احسن المدارس راولپنڈی اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں میں طویل عرصہ تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ ایک زبردست مناظر تھے، قلیل عرصہ میں آپ نے مدرسین کی ایک بڑی کھیپ تیار کی۔

شیخ الحدیث علامہ سید محمد زبیر شاہ

آپ حضور محدث اعظم کے تلمیذ ارشد اور مرید وخلیفہ تھے۔ آپ پاکپتن شریف اوکاڑہ اور ہری پور ہزارہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1970ء میں چکوال میں آپ نے جامعہ اسلامیہ غوثیہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ نے 28 سال تک مسلسل دورۂ تفسیر القرآن بھی پڑھایا۔

مفسر قرآن مفتی محمد ریاض الدین

آپ زبردست عالم اور فاضل محقق تھے۔ حضور محدث اعظم سے زانوئے تلمذ طے کرنے کے بعد آپ نے جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ اٹک کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ''ریاض القرآن'' کے نام سے قرآن حکیم کی تفسیر بھی لکھی ہے۔

شیخ المدرسین علامہ محمد منظور احمد

آپ کا تعلق نواں جنڈانوالہ سے ہے۔ آپ کا شمار حضور محدث اعظم کے نامور مدرس تلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپ سینکڑوں مدرسین کے استاد ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی

آپ حضور محدث اعظم کے تلمیذ ارشد اور نامور مدرس ہیں۔ آپ اعلیٰ پائے کے خطیب اور مناظر ہیں۔ آپ نے حضور محدث اعظم کی علالت کے دوران جامعہ رضویہ کے قائم مقام شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ جامعہ انوار العلوم ملتان کے شیخ الحدیث بھی رہے۔ اب آپ جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر کے مہتمم ہیں۔ آپ سنی رضوی جامع مسجد آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان میں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم رضا نگر چنیوٹ میں بھی آپ شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فقیہ زماں مفتی محمد نواب الدین

آپ کو حضور محدث اعظم کے شاگرد اور خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ زبردست عالم اور فاضل مفتی تھے۔ آپ جامعہ رضویہ کے ناظم تعلیمات بھی رہے۔

استاذ العلماء صاحبزادہ عزیز احمد

آپ کا تعلق آستانہ عالیہ کفری شریف ضلع خوشاب سے تھا۔ آپ حضور محدث اعظم کے فاضل تلامذہ میں سے تھے۔ آپ طویل عرصہ تک جامعہ نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

شیخ الفقہ مولانا محمد شمس الزماں قادری

آپ حضور محدث اعظم کے فاضل اور ہونہار شاگرد تھے۔ فقہ کے ماہر ہونے کی وجہ سے شیخ الفقہ کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ پہلے جامعہ قطبیہ جھنگ اور پھر جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ سمن آباد لاہور میں جامعہ رحیمیہ غوثیہ غوث العلوم قائم فرمایا۔ بیڈن روڈ لاہور کی عظیم الشان سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔

شیخ الحدیث علامہ سید محمد عبداللہ شاہ

آپ کا شمار حضور محدث اعظم کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے ملتان میں بہت کام کیا۔ آپ طویل عرصہ تک جامعہ رضویہ انوار الابرار میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مفکر اسلام علامہ سید زاہد علی شاہ

آپ حضور محدث اعظم کے فاضل تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ ایک زبردست محقق اور نامور خطیب ہیں۔ آج کل آپ برطانیہ میں مقیم ہیں آپ جماعت اہل سنت برطانیہ کے صدر بھی ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ محمد نصر اللہ خان افغانی

آپ عظیم محقق اور عالم ہیں۔ آپ افغانستان کے فقیہ اور رئیس دارالافتاء (چیف جسٹس) بھی رہ چکے ہیں۔ آپ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے مدارس میں طویل عرصہ تک تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شیخ الحدیث علامہ سید حسین الدین شاہ

آپ کا شمار حضور محدث اعظم کے فاضل شاگردوں میں ہوتا ہے۔ فراغت سے ہی تدریس سے وابستہ ہیں۔ آپ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے مہتمم ہیں۔ راولپنڈی ہی میں آپ نے خواتین کیلئے بھی دینی مدرسہ قائم کیا ہے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

خطیب پاکستان مولانا سید محمد یعقوب شاہ پھالیہ

آپ نے دورۂ حدیث حضور محدثِ اعظم سے جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں پڑھا آپ کو حضور محدث اعظم سے بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ ایک بے مثل عالم اور بے مثال خطیب تھے۔ آپ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور صوبائی مشیر بھی رہے۔

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکریم ابدالوی

حضور محدث اعظم سے درسِ حدیث لینے کے بعد آپ کے حکم سے خانقاہ ڈوگراں تشریف لائے آپ نے یہاں دارالعلوم چشتیہ رضویہ قائم فرمایا۔ آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں میں ہے آپ نے بے مثال تصانیف بھی تحریر کی ہیں۔

پیر طریقت حضرت خواجہ ابوالطاہر محمد نقشبند صدیقی

آپ نے حضور محدثِ اعظم کے ساتھ ساتھ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق اور مولانا مفتی محمد امین کے سامنے بھی زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپ نے پاکپتن شریف میں جامعہ نقشبندیہ رضویہ فیض مصطفےٰ قائم کیا۔ جس کا سنگِ بنیاد خود حضور محدث اعظم

نے رکھا۔ اس مدرسہ سے سینکڑوں حفاظ اور علماء کرام فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔

استاذ العلماء مولانا سید یعقوب شاہ

آپ نے بریلی شریف میں حضرت محدث اعظم سے اکتساب فیض کیا۔ اپنے آبائی علاقہ کیراں والا سیداں ضلع گجرات میں ایک مدرسہ قائم کیا اور وہاں پچاس سے زائد برس تک تدریس فرمائی۔ آپ اپنے علاقہ میں بہت عزت و تکریم سے دیکھے جاتے تھے۔ اور علاقہ کے لوگ آپ کو ابا جی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

خطیب پاکستان مولانا محمد بشیر احمد رضوی

آپ ایک نامور خطیب تھے۔ حضور محدث اعظم کی تربیت کی بدولت ملک کے طول و عرض میں عشق مصطفےٰ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و ترغیب دی۔ طویل عرصہ تک آپ ساہیوال کی مرکزی مسجد کے خطیب رہے۔

علامہ محمد جلال الدین قادری

آپ نے حضور محدث اعظم سے دورۂ حدیث اور دورۂ قرآن شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی سے پڑھا۔ آپ نے جامعہ حنفیہ قصور۔ دارالعلوم اہل سنت جہلم۔ جامعہ حنفیہ ساہیوال اور جامعہ محمودیہ رضویہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کثیر کتب کے مصنف ہیں آپ نے حضور محدث اعظم کی حیات طیبہ پر دو جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب "محدث اعظم پاکستان" تحریر فرمائی۔

مولانا عبدالوہاب صدیقی

آپ کا شمار حضور محدث اعظم کے فاضل شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپ مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے طویل عرصہ تک کوونٹری برطانیہ میں دینی خدمات سرانجام دیں۔

☆☆☆☆☆☆

منقبت بحضور محدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا
کہ اک عالم فدائی ہو گیا سردار احمد کا

زبان خلق سے حق نے کیا اعلان سرداری
جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا

جہاں کل چھائیں تھیں کالی گھٹائیں آج دیکھو تو
وہاں پھیلا ہے کیسا چاندنا سردار احمد کا

کہاں ہیں رہزنان دین ناکوں سے چنے چابیں
کہ ناکوں پر ہے قبضہ جابجا سردار احمد کا

تلکہ مچ گیا ہلچل پڑی تھرا گئے منکر
پھریرا جس گھڑی اڑنے لگا سردار احمد کا

نکھر جاؤ جنہیں اے بے سرو! سردار ہونا ہے
کہ دریائے کرم ہے بہہ رہا سردار احمد کا

نظر سے رات دن دولہا براتوں کے گذرتے ہیں
مگر ضرب المثل سہرا سجا سردار احمد کا

خداوند مدینے کے چمکتے چاند کا صدقہ
ستارہ اوج پر ہو دائما سردار احمد کا

الٰہی مبتدی جتنے بھی آئیں منتہی جائیں
رہے یہ سلسلہ جاری سدا سردار احمد کا

ارے ایوبؔ دیکھا مظہر اسلام کا منظر
کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا

از سید ایوب علی رضوی

مُحدّثِ اعظم پاکستان کی عظیم یادگار
سُنّی رضوی جامع مسجد
جھنگ بازار فیصل آباد پاکستان
ماہ وسال کے آئینہ میں

ازقلم:۔ حافظ محمد شفیع رضویؔ

مُحدّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ 1949ء میں لائل پور (فیصل آباد) تشریف لائے۔ اس وقت لائل پور میں اہل سنت و جماعت کی کوئی قابل ذکر مسجد اور درسگاہ نہیں تھی۔ آپ نے گول باغ شرقی جھنگ بازار کی زیر تعمیر شاہی مسجد میں نماز پنجگانہ کا بندوبست کیا اور وہیں جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم کر کے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مسجد سے متصل باغ میں آپ نے جمعہ پڑھانا شروع کر دیا۔ لائل پور کے اہل سنت و جماعت جو مدت سے کسی عاشق رسول صحیح العقیدہ اہل سنت عالم دین کے وعظ کو ترس رہے تھے، جوق در جوق جمعہ میں آنا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ گول باغ شرقی جہاں اب ارشد مارکیٹ بن چکی ہے، جمعہ کے لئے اپنی تنگیء داماں کا اظہار کرنے لگا۔

اہل سُنّت کے ممتاز احباب نے اس صورت حال کے پیش نظر میونسپل کمیٹی سے گول باغ غربی میں نماز جمعہ پڑھانے کی اجازت لے لی اور ساتھ ہی وہاں پر مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی حاصل کر لی گئی۔ چنانچہ نماز جمعہ کی

ادائیگی گول باغ غربی میں شروع ہوگئی اور ساتھ ہی عارضی طور پر شہتیروں اور بالوں کی بہت بڑی چھت ڈال کر مسجد بنالی گئی۔ چونکہ گول باغ کی سطح جھنگ بازار کی سڑک سے نیچی تھی لہٰذا بارش کے دنوں میں خاص طور پر ساون بھادوں میں مسجد کے صحن میں پانی جمع ہو جاتا اور چھت بھی ٹپکنے لگ جاتی۔ اس مشکل کے حل کیلئے فیصلہ کیا گیا کہ مسجد کی پختہ اور وسیع عمارت تعمیر کی جائے۔ چنانچہ 12 ربیع الاول شریف 1374ھ مطابق 8 نومبر 1954 کو مُحدّثِ اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ نے اس جگہ سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر جدید کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی۔ ساتھ ہی آپ نے شاہی مسجد گول باغ شرقی کے متصل جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی عظیم الشان بلڈنگ بھی تعمیر کروائی۔ سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر دھیرے دھیرے ہوتی رہی کیونکہ اہل سنت و جماعت کی اکثریت کم آمدنی والے لوگوں پر مشتمل ہے۔ آپ کی حیات ظاہری میں سنی رضوی جامع مسجد کا 56x180 فٹ ہال اور اس ہال کے اوپر دائیں بائیں 50 x 56 فٹ کی دو گیلریاں 28x180 فٹ دومنزلہ برآمدہ اور مسجد کے دونوں بڑے مینار بنیادوں سے لے کر سطح زمین سے 35 فٹ اونچائی تک تعمیر ہو چکے تھے۔ 29 دسمبر 1962ء کو آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کا مزار شریف سنی رضوی جامع مسجد کی دائیں جانب (جہاں زیر تعلیم حفاظ کا کمرہ تھا) بنایا گیا۔ جس کی عمارت الحمد للہ پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ اور زائرین کیلئے برآمدے تعمیر ہو چکے ہیں۔ مزار شریف کی تعمیر کے تمام اخراجات سجادہ نشین آستانہ عالیہ مُحدّث اعظم رحمتہ اللہ علیہ پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے خود برداشت کئے ہیں۔ مسجد کی ایک اینٹ بھی مزار شریف پر

استعمال نہیں کی گئی۔ بلکہ صاحبزادہ صاحب ہر سال شب قدر کے موقع پر ایک خطیر رقم مسجد کی تعمیر کیلئے عطا فرماتے ہیں۔ مُحدّثِ اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ نے پہلے جمعہ سے لے کر اپنی علالت تک سنی رضوی جامع مسجد میں خطابت کے دوران سوائے سفرِ حج و زیارت کے کسی جمعہ میں ناغہ نہیں کیا۔

آپ احباب کے بے حد اصرار پر کبھی کراچی، حیدر آباد یا سکھر تبلیغی دورہ پر تشریف لے جاتے تو جمعہ پڑھا کر ہفتہ کو عازمِ سفر ہوتے اور جمعرات کی شام کو واپس فیصل آباد پہنچ جاتے آپ کے وصال کے تھوڑے عرصہ بعد بدقسمتی سے جامعہ رضویہ کی انتظامیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا جو بالآخر ان اداروں میں دفعہ 145 کے نفاذ پر منتج ہوا اور جامعہ رضویہ اور سنی رضوی جامع مسجد کا انتظام وانصرام تا فیصلہ سٹی مجسٹریٹ / ایڈمنسٹریٹر کے پاس چلا گیا۔ دفعہ 145 کے نفاذ کی وجہ سے سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر ایڈمنسٹریٹر نے روک دی لیکن جلد ہی سنی رضوی جامع مسجد کی سابق انتظامیہ نے ایڈمنسٹریٹر سے مسجد کی تعمیر کی اجازت حاصل کر لی اور مسجد کی تعمیر دوبارہ شروع ہو گئی۔

مُحدّثِ اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی آپ کے سجادہ نشین اور سنی رضوی جامع مسجد کے متولی مقرر ہوئے۔ آپ کی نگرانی میں مسجد کی تعمیر کا کام وقفے وقفے سے ہوتا رہا۔ مگر تعمیر میں زیادہ تیزی نہ آسکی کیونکہ صاحبزادہ صاحب مسجد کے متولی کے علاوہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے صدر اور مہتمم بھی تھے اور جامعہ رضویہ کا انتظام وانصرام بھی آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ 1982ء کے قریب صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول دامت برکاتہم نے جامعہ رضویہ کے انتظام وانصرام سے علیحدگی اختیار کر لی اور پوری توجہ سنی

رضوی جامع مسجد کی تعمیر۔ احباب اہل سنت سے میل ملاقات اور دعوت و ارشاد پر مرکوز کر دی۔ مسجد کی مستقل نگرانی سے تعمیر کا سلسلہ زور وشور سے شروع ہو گیا۔ چنانچہ مسجد اور برآمدہ کا فرش چپس کا لگا دیا گیا۔ مسجد کی سامنے والی دیوار پر سرخ چپس لگا کر ٹکائی کر دی گئی اور اس میں خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ اہل بیت اطہار کی ممتاز شخصیات، ائمہ اربعہ اور سلاسل اربعہ کے مشائخ کے اسمائے گرامی کندہ کر دیئے گئے ۔ دونوں بڑے مینار جن کی اونچائی 211 فٹ ہے اور چند چھوٹے مینار بھی پایہ تکمیل کو پہنچے نیز مسجد کے تین عالی شان گنبد بھی مکمل ہو گئے اور ان پر سنگ مرمر لگا دیا گیا۔

مسجد کے انیس دروازے ہیں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے برابر ہیں وہ بھی لکڑی کے لگا دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ برآمدہ کے بھی انیس دروازے لوہے کے قینچی والے لگا دیئے گئے ہیں۔ نیز مسجد کی گیلریوں اور برآمدہ کی بالائی منزل کے جو دروازے مسجد کے ہال میں کھلتے ہیں وہ بھی مکمل لگ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد کی تمام کھڑکیاں بھی لکڑی کی لگا دی گئی ہیں۔ مسجد کے ہال۔ برآمدہ اور گیلریوں اور برآمدہ کی بالائی منزل اور تمام دروازوں پر رنگ و روغن کر دیا گیا ہے۔ مسجد کے وسیع ہال اور برآمدہ میں نو لاکھ روپیہ کے قالین بچھا دیئے گئے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں پر بھی توجہ دی گئی۔ سنی رضوی جامع مسجد میں مُحدّث اعظم فری ڈسپنسری سات سال پیشتر قائم کی گئی ہے۔ جس سے اب تک ہزاروں مریض دوائی لے کر صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ڈسپنسری میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر متعین ہیں۔ کچھ عرصہ سے مسجد میں رعائتی نرخوں پر میڈیکل ٹیسٹ کیلئے

مُحدّثِ اعظم کلینیکل لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے جس میں جدید آلات سے صحیح میڈیکل ٹیسٹ مہیا کیے جاتے ہیں۔ مُحدّثِ اعظم پبلک سکول کی تین منزلہ بلڈنگ بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ جس میں تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اوراس سے ملحقہ کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ بھی قائم کیا جارہا ہے۔ اب مُحدّثِ اعظم میڈیکل کمپلیکس کا منصوبہ بھی تکمیل کے قریب ہے۔ مسجد میں مقامی طلباء کے لئے شعبہ حفظ بھی عرصہ 4 سال سے قائم ہے۔ جس میں ایک مستند قاری صاحب تجوید کے ساتھ حفظ قرآن پاک کرواتے ہیں۔ اس تھوڑے عرصہ میں کئی طلباء حفظ قرآن پاک مکمل کر چکے ہیں۔ مسجد کے مستقل عملہ کیلئے رہائشی مکانات بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد کے دفاتر بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ مسجد کی چار دیواری بھی تعمیر کر لی گئی ہے۔ مسجد کی عمارت کی مناسبت سے جدید انداز کے تیس کے قریب بیت الخلاء بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔

سنی رضوی جامع مسجد، مُحدّثِ اعظم فری ڈسپنسری، مُحدّثِ اعظم کلینیکل لیبارٹری، مُحدّثِ اعظم پبلک سکول، مُحدّثِ اعظم کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ و دیگر آئندہ قائم ہونے والے تمام اداروں کے انتظام و انصرام کے لئے مُحدّثِ اعظم فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ٹرسٹ رجسٹرڈ کروالیا گیا ہے۔ جس میں پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مینجنگ ٹرسٹی ہیں۔ مینجنگ ٹرسٹی کے علاوہ 10 اور ٹرسٹی بھی مقرر کیے گئے ہیں۔ 4 جنوری 2003ء سے تمام اداروں کے حسابات مُحدّثِ اعظم فاؤنڈیشن کے تحت کر دیئے گئے ہیں۔ سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک ریلوے روڈ فیصل آباد میں فاؤنڈیشن کا اکاؤنٹ کھلوا دیا گیا ہے۔ جسے مینجنگ ٹرسٹی، فنانس سیکرٹری اور سیکرٹری ٹرسٹ اپریٹ کرتے ہیں۔

سنی رضوی جامع مسجد اور اس سے ملحقہ فلاحی اداروں کی تعمیر کے تمام اخراجات احباب اہل سنت کے اس چندہ سے ہوئے ہیں جو وہ جمعوں کے موقع پر یا رمضان المبارک میں خاص کر شب قدر میں دیتے رہتے ہیں۔ مسجد کا نہ تو کوئی سفیر اس سے پہلے چندہ کے لئے مقرر تھا اور نہ ہی اب مُحدّثِ اعظم ٹرسٹ کا کوئی سفیر چندہ کے لئے کہیں جاتا ہے۔ مسجد اور ملحقہ اداروں کا کوئی دفتر سوائے سنی رضوی جامع مسجد آستانہ عالیہ مُحدّثِ اعظم کے اور کہیں نہیں ہے۔ جو احباب بھی ان اداروں میں اپنے عطیات اور خصوصاً مُحدّثِ اعظم فری ڈسپنسری کیلئے زکوٰۃ وصدقات دینا چاہیں وہ سنی رضوی جامع مسجد میں قائم دفتر سے رجوع فرمائیں الحمدللہ عزوجل اب سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے 1374ھ میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور 1424ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ پیر طریقت رہبر شریعت مخدوم اہل سُنّت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مُحدّثِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا سایہ تادیر اہل سنت پر قائم رکھے۔ اور جملہ متوسلین مریدین اور معتقدین آپ سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی اور

آپ کی خدمات

از قلم :۔ محمد زبیر قادری

رہنمائے سالکان، عالم علم ھدیٰ، مایہ ءلطیف وعطاء ماہر راہ ہدا، جمال اصفیاء، نگار اولیاء، مثال اتقیاء، پیکر صدق وصفا، نازش اہل بصیرت، آفتاب علم وحکمت، افتخار دین وملت، رفیع المرتبت، نائب اعلیٰ حضرت، مظہر صدر الشریعت، امام اہل سنت، شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمتہ اللہ علیہ جیسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ عشق رسول ﷺ کا پرچار آپ نے جس محبت اور جس انداز میں کیا ہے اسکی نظیر عالم میں ملنا مشکل ہے حب رسول ﷺ کی مسند اس طرح بچھائی کہ اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ دنیا کے طول وعرض میں آپ کے سینکڑوں تلامذہ وشاگرد آپکی تعلیمات کو عام کر رہے ہیں۔

پیر طریقت وشریعت، مخدوم اہل سنت آقائے نعمت نائب مُحدّثِ اعظم حضرت علامہ مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم القدسیہ کی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں۔ زیب سجادہٗ آستانہ عالیہ مُحدّثِ اعظم پاکستان نے اہل سنت کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ تحریک

ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ، دنیائے سنیت کو کوئی مشکل درپیش ہوئی ہو یا اس کی تنظیم سازی کا مرحلہ درپیش ہو آپ نے دیگر اکابرین کے شانہ بشانہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی آواز بلند کی۔ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر دامت برکاتہم ۱۹۴۲ء میں دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے چند یوم قبل بریلی شریف میں حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ نے زیارت سے سرفراز فرمایا اور بیٹے کی ولادت کی خوش خبری دی اور ارشاد فرمایا کہ بیٹے کا نام میرے نام پر رکھنا۔ صبح بیدار ہونے پر آپ نے طلباء کو اکٹھا فرمایا اور محفل میلاد کا انعقاد ہوا اور آخر میں شیرینی کا اہتمام کیا گیا۔ چند ہی روز بعد آبائی گاؤں سے بیٹے کی ولادت کی خوش خبری ملی۔ آپ نے محمد نام رکھا اور بلانے کے لئے نام فضل رسول تجویز ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے والد گرامی کے ہمراہ ہجرت فرمائی۔ پہلے سارو کی ضلع گوجرانوالہ میں قیام پذیر ہوئے، پھر حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق لائل پور (فیصل آباد) میں مستقل قیام پذیر ہوئے۔ صاحبزادہ فضل رسول صاحب نے سکول کی ابتدائی تعلیم فیصل آباد ہی میں حاصل کی اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں ناظرہ قرآن حکیم استاذ القراء قاری علی احمد رہتکی علیہ الرحمۃ الرحمٰن سے اور ابتدائی کتب علامہ مولانا سید منصور حسین شاہ صاحب فاضل بریلی شریف مولانا حافظ احسان الحق صاحب مولانا حاجی محمد حنیف صاحب اور مولانا مفتی نواب الدین صاحب سے پڑھیں۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور معقول و منقول کی

دیگر کتب شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں پڑھیں۔ حصول تعلیم کے آخری دنوں میں مُحدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ناسازی طبع کے باعث سنی رضوی جامع مسجد کے انتظام کے لئے آپ کو اس کا متولی مقرر فرمایا۔ جامعہ رضویہ کے انتظام وانصرام کے لئے ایک انجمن تشکیل دی گئی۔ جس کا نام ''جمعیت رضویہ'' رکھا گیا۔ اتفاق رائے سے حضور صاحبزادہ صاحب اس کے پہلے صدر و مہتمم منتخب ہوئے اور ۱۹۸۲ھ میں جامعہ رضویہ کے انتظام سے علیحدگی تک بحسن وخوبی آپ نے تمام ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں عرس اعلیٰ حضرت کے موقعہ پر آپ کو حضرت مُحدّثِ اعظم پاکستان نے جید علماء ومشائخ کی موجودگی میں جمیع سلاسل طریقت کی خلافت عطا فرمائی اور دستار سجادگی سے سرفراز فرمایا۔ اور آپ کو سجادہ نشین مقرر فرمایا ۱۹۶۱ء ہی میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے منعقدہ سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقعہ پر آپ کو دستار فضیلت عطا کی گئی اور جملہ علوم وفنون کی روایت کی سند عطاء ہوئی۔

دنیائے سُنیت کو جب کبھی بھی ضرورت محسوس ہوئی قبلہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر دامت برکاتہم نے دامے درمے، سخنے اس کی آبیاری کی۔ سنیت کا درد آپ کو ورثے میں ملا ہے۔ جس طرح حضور مُحدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ممکن طور اہل سنت کو زمانے کی افتاد اور چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھنے کی سعی کی اور عشق رسول ﷺ کا درس دے کر اہل سنت کو تعلیم دی کہ یہی وہ بنیادی نقطہ ہے۔ جس سے سنیت گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکل کر روشن ومنور صبح کی جانب گامزن ہو سکتی ہے۔ اسی طرح قبلہ صاحبزادہ صاحب نے دنیائے سنیت کی بہتری کے لئے انتھک کوشش کی

ہے۔ جب سنی مدارس کی تنظیم قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے غزالی ءزماں علامہ احمد سعید کاظمی، علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، علامہ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی اور علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور دیگر اکابرین کے ساتھ مل کر تنظیم المدارس کی تشکیل کی اور اس کو منظم کرنے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

۱۹۶۸ء ایوب خاں کے خلاف چلنے والی تحریک میں آپ نے صف اول کے رہنما کے طور پر حصہ لیا۔ سوشلزم، مودودی ازم اور دیگر باطل نظریات کی سرکوبی کے لئے آپ سینہ سپر ہو گئے۔ ۱۹۷۴ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت میں آپ نے تحریک کے بانی کی حیثیت سے کام کیا اور اس فتنہ کی سر کوبی کے لئے پارلیمنٹ پر بھر پور انداز میں دباؤ ڈالا اور ہمیشہ کے لئے مرزائی قادیانی فتنہ کا قلع قمع کروایا۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفےٰ میں بھر پور انداز میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ جلسے جلوسوں کی قیادت فرمائی۔ حکومتی تشدد کے نتیجہ میں آپ زخمی بھی ہوئے مگر پایہ استقلال میں لغزش نہ آئی۔

حضور مُحدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۹۶۲ء میں وصال فرمانے سے لے کر ۱۹۸۲ء تک جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا انتظام وانصرام آپ نے جس خوبی اور جانفشانی سے کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا جو مقام حضرت مُحدّثِ اعظم پاکستان کی پُرکشش شخصیت اور آپ کے صاحب علم وفضل ہونے کی وجہ سے تھا، اس کو قائم رکھنا ایک مشکل امر تھا۔ لیکن حضور مُحدّثِ اعظم کا یہ روحانی فیض تھا کہ جامعہ کا وہ مقام برقرار رہا جو حضور مُحدّثِ اعظم پاکستان کی زندگی میں تھا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ نے پوری توجہ عظیم الشان اور پُرشکوہ سنی رضوی جامع مسجد اور آستانہ عالیہ مُحدّثِ اعظم

پاکستان کی تعمیر، احباب اہل سنت سے ملاقات اور دعوت وارشاد پر مرکوز کر دی، اس کا ثمر آج سب کے سامنے ہے۔ آستانہ عالیہ کی خوبصورت بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے، جس پر زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ آستانہ عالیہ پر اٹھنے والے اخراجات قبلہ پیر صاحب نے اپنی گرہ سے ادا کئے ہیں۔ مسجد کا ایک بھی روپیہ آستانہ عالیہ پر خرچ نہیں ہوا۔ عظیم الشان سنی رضوی جامع مسجد بھی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ مزار مُحدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے عقبی حصہ میں عملہ کے مکانات اور مہمان خانہ تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ وہ مسجد جس کا سنگ بنیاد حضور مُحدّثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ ۸/ نومبر ۱۹۵۴ء کو رکھا تھا، آج تعمیر کا نادر اور شاندار نمونہ ہے، اس کا شمار پاکستان کی چند ایک بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔ بطور سجادہ نشین عروس و دیگر محافل وایام وتقریبات کا انعقاد بھی آپ پوری توجہ اور جانفشانی سے فرماتے ہیں۔ سماجی بہبود کے کاموں میں قبلہ پیر طریقت صاحبزادہ قاضی فضل رسول حیدر رضوی صاحب کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ دینی امور کے علاوہ فلاحی کاموں اور سماجی بھلائی کے کاموں پر آپ خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک ٹرسٹ ''مُحدّثِ اعظم فاؤنڈیشن'' کے نام سے رجسٹرڈ کروایا گیا ہے، آپ اس کے مینجنگ ٹرسٹی ہیں، اس ٹرسٹ کا بنیادی مقصد فلاحی کاموں پر بھرپور توجہ دینا ہے۔ اس ٹرسٹ کے تحت مُحدّثِ اعظم میڈیکل کمپلیکس قائم کیا گیا ہے، جس میں فری ڈسپنسری، ایکسرے، کلینیکل لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ، ای، سی، جی اور گائنی (زچہ بچہ) شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور عوام کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔ اس کمپلیکس سے اب تک پونے دو لاکھ کے قریب مریض استفادہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ

مُحدّثِ اعظم پبلک سکول بھی کام کر رہا ہے، جس میں طلباء وطالبات دینی ماحول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس میں بچیوں کیلئے سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ القرآن کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔

قبلہ پیر صاحب کی مساعی جمیلہ سے چنیوٹ کے قریب 111 کنال اراضی خرید کر کے عظیم الشان اسلامک یونیورسٹی جامعہ مُحدّثِ اعظم کی تعمیر بھی شروع ہے تمام کا تمام سرمایہ قبلہ پیر صاحب نے ذاتی طور پر فراہم کیا ہے۔

دفاتر اور دارالافتاء پر مشتمل مفتیء اعظم بلاک، عظیم الشان جامع مسجد محمدی رضوی اور ساٹھ کمروں پر مشتمل ہاسٹل ہجویری ہال تعمیر ہو چکے ہیں۔ جامعہ کا مین گیٹ بھی تعمیر کا نادر نمونہ ہے، طلباء کے تین تعلیمی سال مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ اب چوتھے تعلیمی سال کا آغاز کرے گا، سیکنڈری سکول اور کالج کی رجسٹریشن مکمل ہو چکی ہے اور طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی سہولت بھی بہم پہنچائی جا رہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پیر صاحب کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور ہمیں آپ سے فیض یاب ہونے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قصیدہ غوثیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِيْ نَحْوِيْ تَعَالِيْ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِيْ فِيْ كُؤُسٍ
فَهِمْتُ لِسُكْرَتِيْ بَيْنَ الْمَوَالِيْ
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِيْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِيْ
وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِيْ
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِيْ مَلَالِيْ
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِيْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّيْ وَاتِّصَالِيْ

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّا زَالَ عَالِیْ
اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطٰی مِثَالِیْ
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِىْ

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِىْ

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِىْ اِلَّا اَتَالِىْ

وَتُخْبِرُنِىْ بِمَا يَاْتِىْ وَيَجْرِىْ
وَتُعْلِمُنِىْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِىْ

مُرِيْدِىْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

مُرِيْدِىْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّىْ
عَطَانِىْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

مُرِيْدِىْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّىْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

طُبُوْلِىْ فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِىْ

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی
وَوَقْتِی قَبْلَ قَلْبِی قَدْ صَفَالِی

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

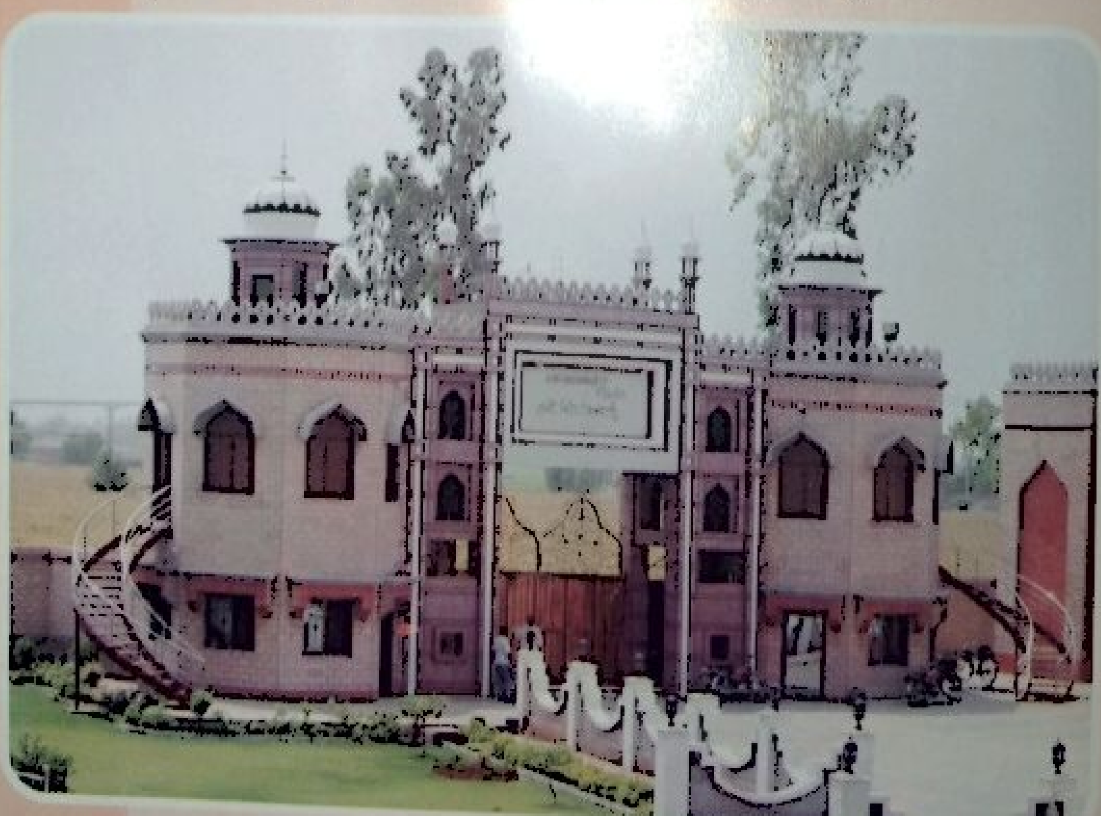
اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

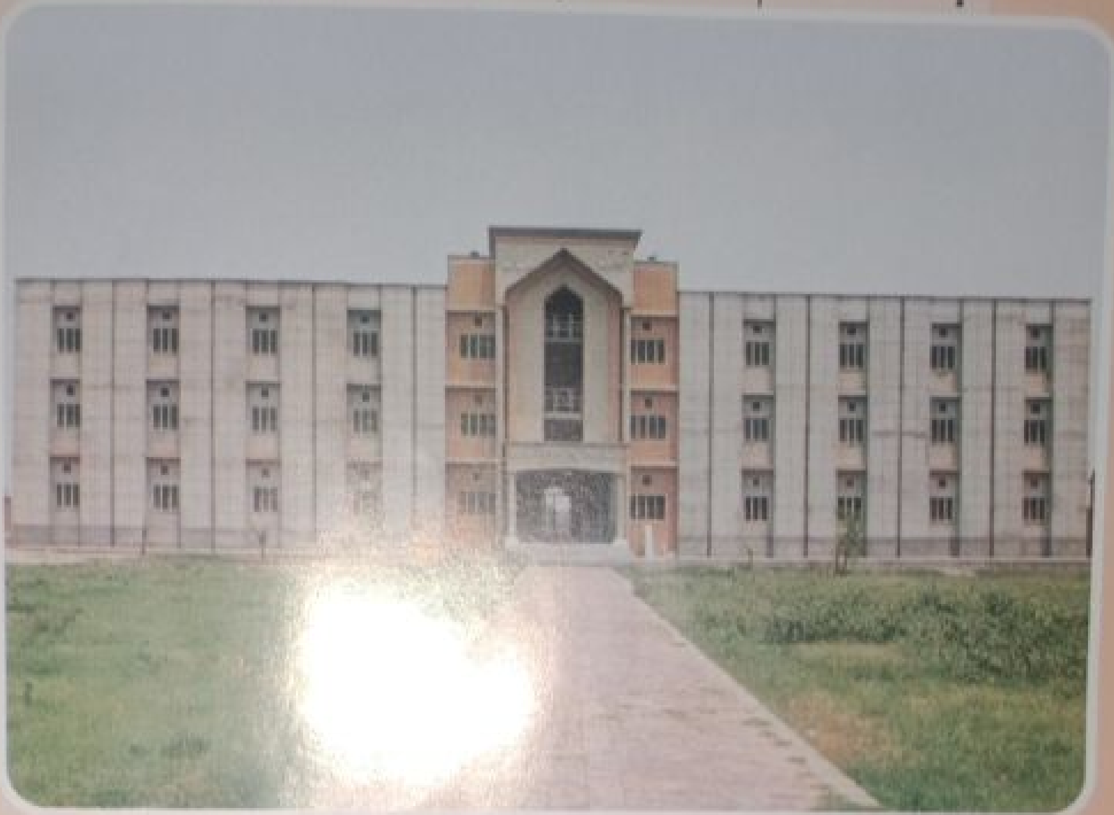
مزار اقدس حضرت محدث اعظم پاکستان



اسلامک یونیورسٹی جا[illegible]کزی گیٹ (بابِ محدث اعظم)

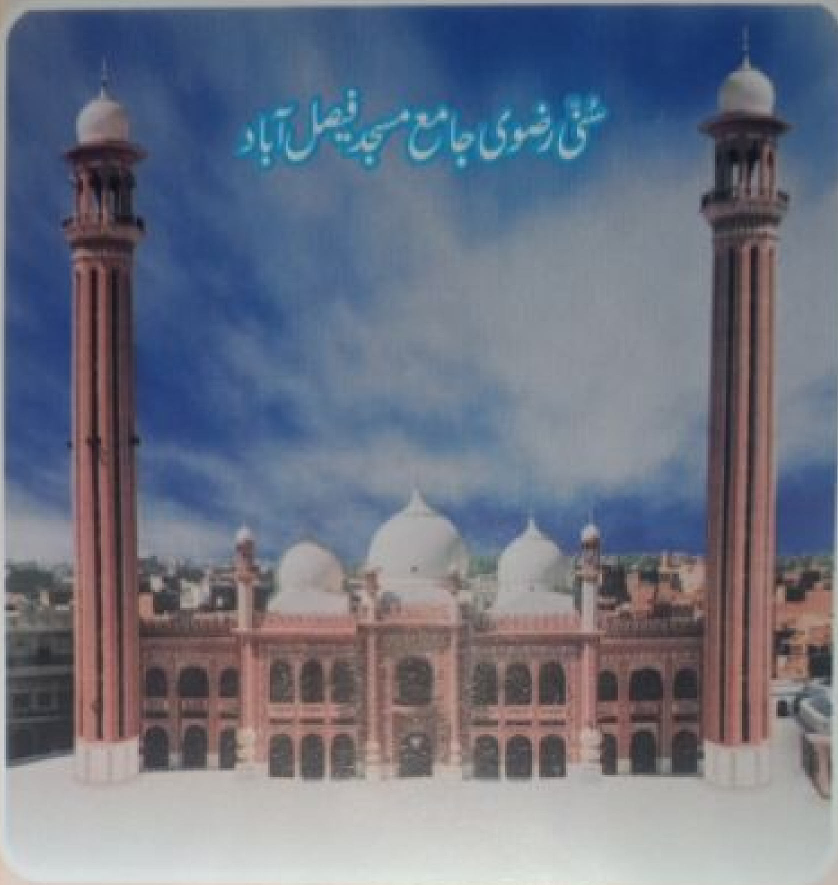


جامعہ محدث اعظم کا 60 کمروں پر مشتمل سہ منزلہ ہاسٹل ہجویری ہال

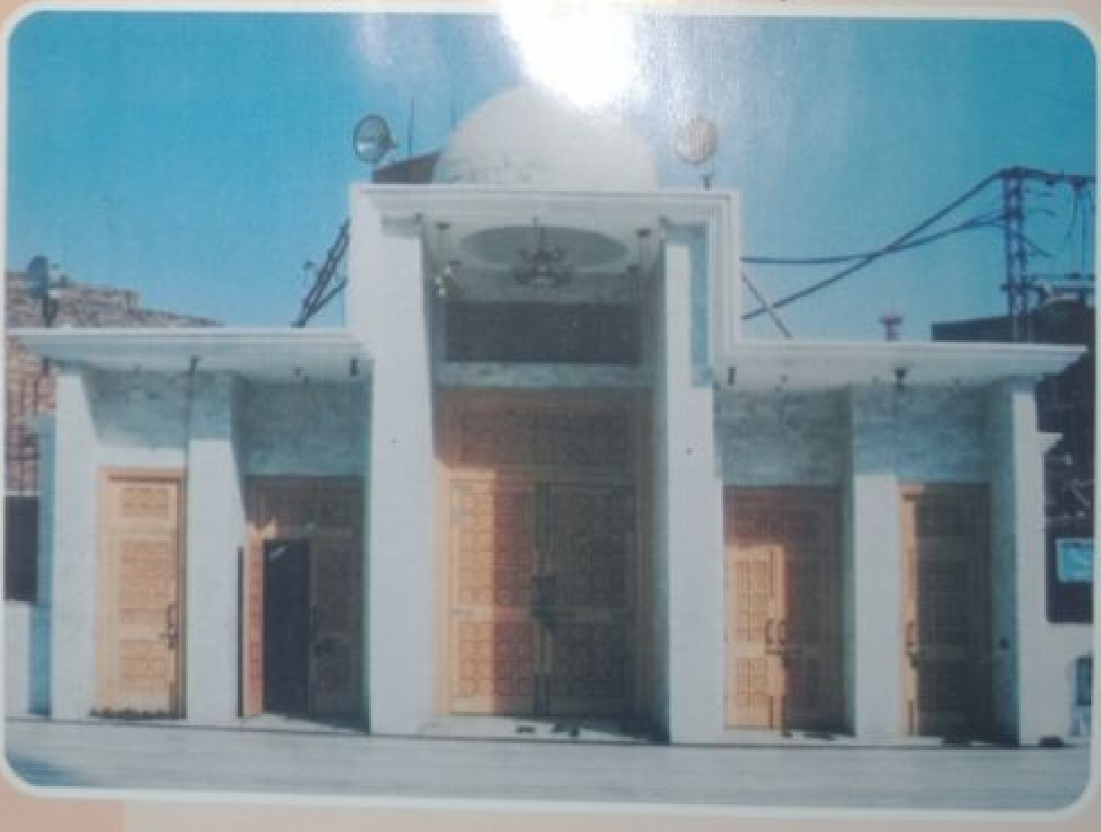


نچلی منزل محدث اعظم فری ڈسپنسری، بالائی منزل جامعہ محدث اعظم کا کمپیوٹر سیکشن

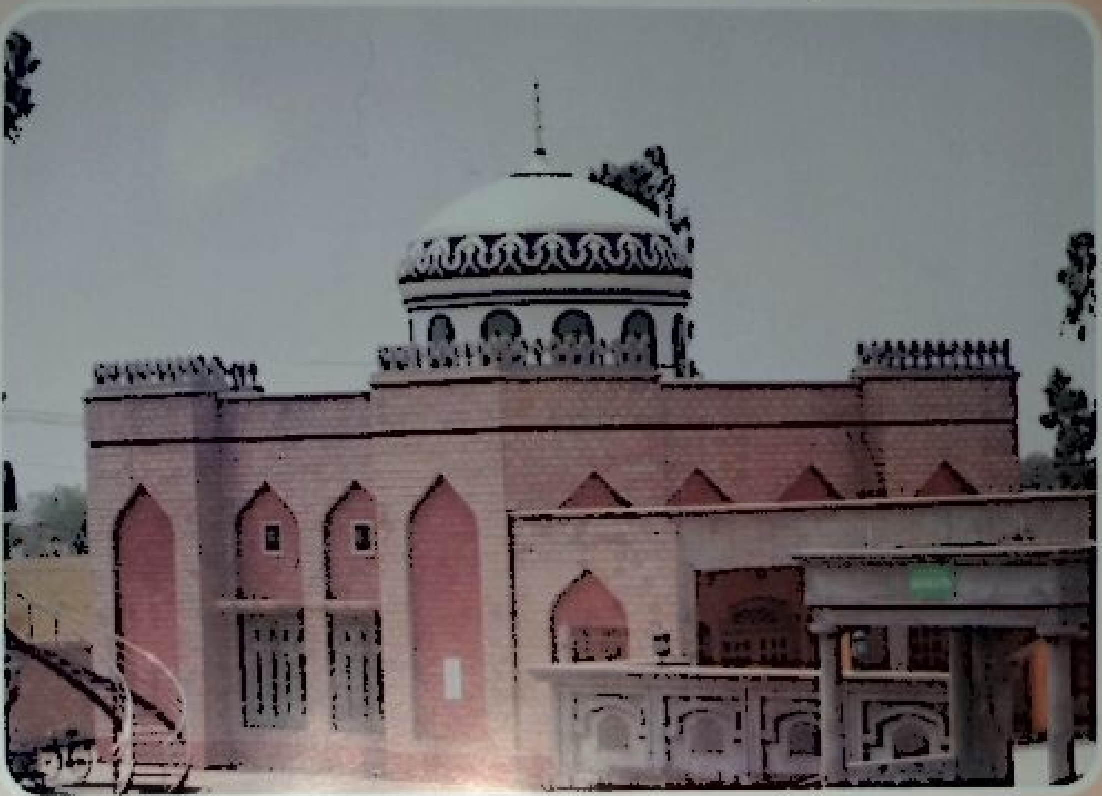




سُنّی رضوی جامع مسجد [illegible] ی دروازہ **باب الرّضا**



جامع مسجد محمدی رضوی رضانگر چنیوٹ



دفاتر اور دارالافتاء پر مشتمل



محدث اعظم فاؤنڈیشن (فلاحی ٹرسٹ)

بانی و سرپرست مناظر اسلام حضرت مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی

خدمت ہمارا اشعار — ٹرسٹ کے زیر اہتمام چلنے والے ادارے

1 سُنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد

پاکستان کی ممتاز مساجد میں سے ایک جو اپنی طرز تعمیر کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے

شعبہ جات: حفظ قرآن کریم، تجوید و ناظرہ، دار الافتاء

2 92 کنال پر محیط عظیم الشان اسلامک یونیورسٹی جامعہ مُحدّث اعظم رضا نگر چنیوٹ

1428ھ 2007ء سے تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے

شعبہ جات: درسِ نظامی، حفظ القرآن، تجوید، فری ڈسپنسری، کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ
ایف۔اے۔ بی۔اے۔ ایم۔اے

3 مُحدّث اعظم میڈیکل کمپلیکس

ماہر ڈاکٹرز اور تربیت یافتہ عملہ کی زیر نگرانی متصل سُنی رضوی جامع مسجد فیصل آباد

شعبہ جات: فری ڈسپنسری، کلینیکل لیبارٹری، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی جی، گائنی زچہ بچہ
جامعہ محدث اعظم رضا نگر چنیوٹ میں فری ڈسپنسری یونٹ نمبر 2 بھی قائم کر دی گئی ہے۔ جس میں ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولت میسر ہے

4 مُحدّثِ اعظم پبلک سکول جھنگ بازار فیصل آباد

ایک مثالی تعلیمی ادارہ جہاں تمام تعلیمی سہولیات نہایت ارزاں فیس پر میسر ہیں

شعبہ جات: بچیوں کیلئے حفظ قرآن بمعہ مڈل تک تعلیم
نرسری تا مڈل، ترجمہ و تفسیر برائے مستورات

5 مُحدّثِ اعظم کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ

جھنگ بازار فیصل آباد

محدث اعظم پبلک سکول سے متصل بچیوں کیلئے کمپیوٹر تعلیم کی سہولیات میسر ہیں۔

6 مُحدّث اعظم سیکنڈری اسکول رضا نگر چنیوٹ

بچوں کیلئے حفظ قرآن بمعہ میٹرک اور ایف۔اے کی سہولت میسر ہے

آپ حضرات کے تعاون سے محدثِ اعظم فاؤنڈیشن خدمتِ خلق اور عوام کی فلاح مزید بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، عطیہ جات اور چرم ہائے قربانی کے ذریعے محدثِ اعظم فاؤنڈیشن کی مدد فرمائیں۔ تاکہ صحت اور تعلیم کے میدان میں مزید بہتر انداز میں خدمت کی جا سکے اور مستحق اور نادار افراد کو زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچائی جا سکیں۔

عرسِ مجددِ اعظم

اعلیٰحضرت

امام الشاہ احمد رضا خان البریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کا عرس مبارک ۲۴، ۲۵ صفر المظفر کو

سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد میں ہوتا ہے

عرسِ مجددِ اعظم پاکستان

الحاج العلامہ ابوالفضل

مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کا عرس مبارک ہر سال ۲۹-۳۰ رجب کو

سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد میں ہوتا ہے

احباب اہلسنت عرس مبارک میں

شرکت فرما کر فیوض و برکات حاصل کریں

مزارِ پُر انوار حضرت مُحدّثِ اعظم

علامہ مولانا محمد سردار احمد ﷫ فیصل آباد

